ضربِ کلیم

یعنی

اعلانِ جنگ دورِ حاضر کے خلاف

urdunovelist.blogspot.com

اقبالؔ

نہیں مقام کی خوگر طبیعتِ آزاد
ہوائے سیر مثالِ نسیم پیدا کر
urdunovelist.blogspot.com
ہزار چشمہ ترے سنگِ راہ سے پھوٹے
خودی میں ڈوب کے ضربِ کلیم پیدا کر

اعلیحضرت نواب سر حمید اللہ خاں فرمانروائے بھوپال کی خدمت میں!

زمانہ با امم ایشیا چہ کرد و کند
کسے نہ بود کہ ایں داستاں فرو خواند

urdunovelist.blogspot.com

تو صاحب نظری آنچہ در ضمیر من است
دل تو بیند و اندیشۂ تو می داند

بگیر ایں ہمہ سرمایۂ بہار از من
کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند

ناظرین سے

جب تک نہ زندگی کے حقائق پہ ہو نظر
تیرا زجاج ہو نہ سکے گا حریفِ سنگ
یہ زورِ دست و ضربتِ کاری کا ہے مقام
میدانِ جنگ میں نہ طلب کر نوائے چنگ
خونِ دل و جگر سے ہے سرمایۂ حیات
فطرت ، لہو ترنگ ہے غافل! نہ ، جل ترنگ

urdunovelist.blogspot.com

تمہید

(۱)

نہ دیر میں نہ حرم میں خودی کی بیداری
کہ خاوراں میں ہے قوموں کی روح تریاکی
اگر نہ سہل ہوں تجھ پر زمیں کے ہنگامے
بری ہے مستی اندیشہ ہائے افلاکی
تری نجات غم مرگ سے نہیں ممکن
کہ تو خودی کو سمجھتا ہے پیکر خاکی
زمانہ اپنے حوادث چھپا نہیں سکتا
ترا حجاب ہے قلب و نظر کی ناپاکی

urdunovelist.blogspot.com

عطا ہوا خس و خاشاکِ ایشیا مجھ کو
کہ میرے شعلے میں ہے سرکشی و بے باکی!

(۲)

ترا گناہ ہے اقبالؔ! مجلس آرائی
اگرچہ تو ہے مثالِ زمانہ کم پیوند
جو کوکنار کے خوگر تھے، ان غریبوں کو
urdunovelist.blogspot.com
تری نوا نے دیا ذوقِ جذبہ ہائے بلند
تڑپ رہے ہیں فضاہائے نیلگوں کے لیے
وہ پر شکستہ کہ صحنِ سرا میں تھے خورسند
تری سزا ہے نوائے سحر سے محرومی
مقامِ شوق و سرور و نظر سے محرومی

اسلام

اور

urdunovelist.blogspot.com

مسلمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صبح ☆

urdunovelist.blogspot.com

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

☆: بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے

لا الٰہ الا اللہ

خودی کا سرِ نہاں لا الٰہ الا اللہ
خودی ہے تیغ، فساں لا الٰہ الا اللہ
یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں، لا الٰہ الا اللہ

urdunovelist.blogspot.com

کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودا
فریبِ سود و زیاں ، لا الٰہ الا اللہ
یہ مال و دولتِ دنیا، یہ رشتہ و پیوند
بتانِ وہم و گماں، لا الٰہ الا اللہ
خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زناری
نہ ہے زماں نہ مکاں، لا الٰہ الا اللہ

یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں، لا الٰہ الا اللہ

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذاں، لا الٰہ الا اللہ

تن بہ تقدیر

urdunovelist.blogspot.com

اسی قرآں میں ہے اب ترکِ جہاں کی تعلیم
جس نے مومن کو بنایا مہ و پرویں کا امیر

'تن بہ تقدیر' ہے آج ان کے عمل کا انداز
تھی نہاں جن کے ارادوں میں خدا کی تقدیر

تھا جو 'ناخوب'، بتدریج وہی 'خوب' ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

معراج

دے ولولۂ شوق جسے لذتِ پرواز
کر سکتا ہے وہ ذرہ مہ و مہر کو تاراج
مشکل نہیں یارانِ چمن ! معرکۂ باز
urdunovelist.blogspot.com
پُر سوز اگر ہو نفسِ سینۂ دُرّاج
ناوک ہے مسلماں ، ہدف اس کا ہے ثریا
ہے سِرّ سرا پردۂ جاں نکتۂ معراج
تو معنیِ وَ النجم ، نہ سمجھا تو عجب کیا
ہے تیرا مد و جزر ابھی چاند کا محتاج

ایک فلسفہ زدہ سید زادے کے نام

تو اپنی خودی اگر نہ کھوتا — زُناریِ برگساں نہ ہوتا

ہیگل کا صدف گہر سے خالی — ہے اس کا طلسم سب خیالی

محکم کیسے ہو زندگانی — کس طرح خودی ہو لازمانی!

آدم کو ثبات کی طلب ہے — دستورِ حیات کی طلب ہے

دنیا کی عشا ہو جس سے اشراق — مومن کی اذاں ندائے آفاق

میں اصل کا خاص سومناتی — آبا مرے لاتی و مناتی

urdunovelist.blogspot.com

تو سیدِ ہاشمی کی اولاد — میری کفِ خاک برہمن زاد

ہے فلسفہ میرے آب و گل میں — پوشیدہ ہے ریشہ ہائے دل میں

اقبال اگرچہ بے ہنر ہے — اس کی رگ رگ سے باخبر ہے

شعلہ ہے ترے جنوں کا بے سوز — سن مجھ سے یہ نکتۂ دل افروز

انجامِ خرد ہے بے حضوری — ہے فلسفہ زندگی سے دوری

افکار کے نغمہ ہائے بے صوت — ہیں ذوقِ عمل کے واسطے موت

دیں مسلکِ زندگی کی تقویم　　دیں سرِّ محمدؐ و براہیمؑ
"دل در سخنِ محمدیؐ بند　　اے پورِ علیؓ ز بو علی چند!

چوں دیدۂ راہ بیں نداری
قاید قرشی بہ از بخاری☆"

زمین و آسماں

ممکن ہے کہ تو جس کو سمجھتا ہے بہاراں
urdunovelist.blogspot.com
اوروں کی نگاہوں میں وہ موسم ہو خزاں کا
ہے سلسلہ احوال کا ہر لحظہ دگرگوں
اے سالکِ رہ! فکر نہ کر سود و زیاں کا
شاید کہ زمیں ہے یہ کسی اور جہاں کی
تو جس کو سمجھتا ہے فلک اپنے جہاں کا!

☆ فارسی اشعار حکیم خاقانی کی تحفۃ العراقین سے ہیں

مسلمان کا زوال

اگرچہ زر بھی جہاں میں ہے قاضی الحاجات
جو فقر سے ہے میسر، تو نگری سے نہیں
اگر جواں ہوں مری قوم کے جسور و غیور
قلندری مری کچھ کم سکندری سے نہیں
سبب کچھ اور ہے، تو جس کو خود سمجھتا ہے
زوال بندۂ مومن کا بے زری سے نہیں
اگر جہاں میں مرا جوہر آشکار ہوا
قلندری سے ہوا ہے، تو نگری سے نہیں

urdunovelist.blogspot.com

علم و عشق

علم نے مجھ سے کہا عشق ہے دیوانہ پن
عشق نے مجھ سے کہا علم ہے تخمین و ظن

بندۂ تخمین و ظن! کرم کتابی نہ بن

عشق سراپا حضور، علم سراپا حجاب!

عشق کی گرمی سے ہے معرکۂ کائنات

علم مقامِ صفات، عشق تماشائے ذات

عشق سکون و ثبات، عشق حیات و ممات

علم ہے پیدا سوال، عشق ہے پنہاں جواب!

عشق کے ہیں معجزات سلطنت و فقر و دیں

urdunovelist.blogspot.com

عشق کے ادنیٰ غلام صاحبِ تاج و نگیں

عشق مکان و مکیں، عشق زمان و زمیں

عشق سراپا یقیں، اور یقیں فتحِ باب!

شرعِ محبت میں ہے عشرتِ منزل حرام

شورشِ طوفاں حلال، لذتِ ساحل حرام

عشق پہ بجلی حلال، عشق پہ حاصل حرام

علم ہے ابن الکتاب، عشق ہے اُمّ الکتاب!

اجتہاد

ہند میں حکمتِ دیں کوئی کہاں سے سیکھے
نہ کہیں لذت کردار، نہ افکار عمیق
حلقۂ شوق میں وہ جرأت اندیشہ کہاں
آہ محکومی و تقلید و زوال تحقیق!
خود بدلتے نہیں، قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق!
ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب
کہ سکھاتی نہیں مومن کو غلامی کے طریق!

urdunovelist.blogspot.com

شکر و شکایت

میں بندۂ ناداں ہوں، مگر شکر ہے تیرا
رکھتا ہوں نہاں خانۂ لاہوت سے پیوند

اک ولولۂ تازہ دیا میں نے دلوں کو
لاہور سے تا خاکِ بخارا و سمرقند
تاثیر ہے یہ میرے نفس کی کہ خزاں میں
مرغانِ سحر خواں مری صحبت میں ہیں خورسند
لیکن مجھے پیدا کیا اس دیس میں تو نے
جس دیس کے بندے ہیں غلامی پہ رضا مند!

urdunovelist.blogspot.com

ذکر و فکر

یہ ہیں سب ایک ہی سالک کی جستجو کے مقام
وہ جس کی شان میں آیا ہے 'علّم الاسما'
مقامِ ذکر، کمالاتِ رومیؔ و عطارؔ
مقامِ فکر، مقالاتِ بوعلی سینا
مقامِ فکر ہے پیمائشِ زمان و مکاں
مقامِ ذکر ہے سبحان ربی الاعلیٰ

مُلّائے حَرم

عجب نہیں کہ خدا تک تری رسائی ہو
تری نگہ سے ہے پوشیدہ آدمی کا مقام
تری نماز میں باقی جلال ہے، نہ جمال
تری اذاں میں نہیں ہے مری سحر کا پیام

تقدیر

urdunovelist.blogspot.com

نااہل کو حاصل ہے کبھی قوت و جبروت
ہے خوار زمانے میں کبھی جوہرِ ذاتی
شاید کوئی منطق ہو نہاں اس کے عمل میں
تقدیر نہیں تابعِ منطق نظر آتی
ہاں، ایک حقیقت ہے کہ معلوم ہے سب کو
تاریخِ اُمم جس کو نہیں ہم سے چھپاتی

ہر لحظہ ہے قوموں کے عمل پر نظر اس کی
برّاں صفتِ تیغِ دو پیکر نظر اس کی!

توحید

زندہ قوت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
آج کیا ہے، فقط اک مسئلۂ علمِ کلام
روشن اس ضَو سے اگر ظلمتِ کردار نہ ہو
urdunovelist.blogspot.com
خود مسلماں سے ہے پوشیدہ مسلماں کا مقام
میں نے اے میرِ سپہ! تیری سپہ دیکھی ہے
قُل ھُوَ اللہ کی شمشیر سے خالی ہیں نیام
آہ! اس راز سے واقف ہے نہ مُلّا، نہ فقیہ
وحدتِ افکار کی بے وحدتِ کردار ہے خام
قوم کیا چیز ہے، قوموں کی امامت کیا ہے
اس کو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام!

علم اور دین

وہ علم اپنے بتوں کا ہے آپ ابراہیم
کیا ہے جس کو خدا نے دل و نظر کا ندیم
زمانہ ایک، حیات ایک، کائنات بھی ایک
دلیل کم نظری، قصۂ جدید و قدیم
چمن میں تربیتِ غنچہ ہو نہیں سکتی
urdunovelist.blogspot.com
نہیں ہے قطرۂ شبنم اگر شریکِ نسیم
وہ علم، کم بصری جس میں ہمکنار نہیں
تجلیاتِ کلیم و مشاہداتِ حکیم!

ہندی مسلمان

غدّار وطن اس کو بتاتے ہیں برہمن
انگریز سمجھتا ہے مسلماں کو گداگر

پنجاب کے اربابِ نبوّت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مومنِ پارینہ ہے کافر
آوازۂ حق اٹھتا ہے کب اور کدھر سے
مسکیں و لکم ماندہ دریں کشمکش اندر!

آزادیٔ شمشیر کے اعلان پر

سوچا بھی ہے اے مردِ مسلماں کبھی تو نے
کیا چیز ہے فولاد کی شمشیرِ جگردار
urdunovelist.blogspot.com
اس بیت کا یہ مصرعِ اوّل ہے کہ جس میں
پوشیدہ چلے آتے ہیں توحید کے اسرار
ہے فکر مجھے مصرعِ ثانی کی زیادہ
اللہ کرے تجھ کو عطا فقر کی تلوار
قبضے میں یہ تلوار بھی آجائے تو مومن
یا خالدؓ جانباز ہے یا حیدرؓ کرار

جہاد

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
لیکن جناب شیخ کو معلوم کیا نہیں؟
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سُود و بے اثر
تیغ و تفنگ دستِ مسلماں میں ہے کہاں
ہو بھی، تو دل ہیں موت کی لذت سے بے خبر

urdunovelist.blogspot.com

کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اسے کہ مسلماں کی موت مر
تعلیم اس کو چاہیے ترکِ جہاد کی
دنیا کو جس کے پنجۂ خونیں سے ہو خطر
باطل کی فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر

ہم پوچھتے ہیں شیخِ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر
حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ، یورپ سے درگزر!

قوت اور دین

اسکندر و چنگیز کے ہاتھوں سے جہاں میں
urdunovelist.blogspot.com
سو بار ہوئی حضرتِ انساں کی قبا چاک
تاریخِ اُمم کا یہ پیامِ ازلی ہے
'صاحب نظراں! نشۂ قوت ہے خطرناک،
اس سیلِ سبک سیر و زمیں گیر کے آگے
عقل و نظر و علم و ہنر ہیں خس و خاشاک
لا دیں ہو تو ہے زہر ہلاہل سے بھی بڑھ کر
ہو دیں کی حفاظت میں تو ہر زہر کا تریاک

فقر و ملوکیت

فقر جنگاہ میں بے ساز و یراق آتا ہے
ضرب کاری ہے، اگر سینے میں ہے قلب سلیم
اس کی بڑھتی ہوئی بے باکی و بے تابی سے
urdunovelist.blogspot.com
تازہ ہر عہد میں ہے قصۂ فرعون و کلیم
اب ترا دور بھی آنے کو ہے اے فقر غیور
کھا گئی روح فرنگی کو ہوائے زروسیم
عشق و مستی نے کیا ضبط نفس مجھ پہ حرام
کہ گرہ غنچے کی کھلتی نہیں بے موج نسیم

اسلام

روح اسلام کی ہے نورِ خودی ، نارِ خودی
زندگانی کے لیے نارِ خودی نور و حضور
یہی ہر چیز کی تقویم ، یہی اصلِ نمود
گرچہ اس روح کو فطرت نے رکھا ہے مستور
لفظِ 'اسلام' سے یورپ کو اگر کد ہے تو خیر
دوسرا نام اسی دین کا ہے 'فقرِ غیور'!

urdunovelist.blogspot.com

حیاتِ ابدی

زندگانی ہے صدف، قطرۂ نیساں ہے خودی
وہ صدف کیا کہ جو قطرے کو گہر کر نہ سکے
ہو اگر خود نگر و خودگر و خودگیر خودی
یہ بھی ممکن ہے کہ تو موت سے بھی مر نہ سکے

سلطانی ☆

کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے
وہ فقر جس میں ہے بے پردہ روحِ قرآنی
خودی کو جب نظر آتی ہے قاہری اپنی
یہی مقام ہے کہتے ہیں جس کو سلطانی
یہی مقام ہے مومن کی قوتوں کا عیار
urdunovelist.blogspot.com
اسی مقام سے آدم ہے ظلِ سُبحانی
یہ جبر و قہر نہیں ہے، یہ عشق و مستی ہے
کہ جبر و قہر سے ممکن نہیں جہاں بانی
کیا گیا ہے غلامی میں مبتلا تجھ کو
کہ تجھ سے ہو نہ سکی فقر کی نگہبانی

☆ ریاض منزل (دولت کدۂ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے

مثال ماہ چمکتا تھا جس کا داغ سجود
خرید لی ہے فرنگی نے وہ مسلمانی
ہوا حریف مہ و آفتاب تو جس سے
رہی نہ تیرے ستاروں میں وہ دُرخشانی

صوفی سے

urdunovelist.blogspot.com

تری نگاہ میں ہے معجزات کی دنیا
مری نگاہ میں ہے حادثات کی دنیا
تخیلات کی دنیا غریب ہے، لیکن
غریب تر ہے حیات و ممات کی دنیا
عجب نہیں کہ بدل دے اسے نگاہ تری
بلا رہی ہے تجھے ممکنات کی دنیا

افرنگ زدہ

(۱)

ترا وجود سراپا تجلیِ افرنگ
کہ تو وہاں کے عمارت گروں کی ہے تعمیر
مگر یہ پیکرِ خاکی خودی سے ہے خالی
فقط نیام ہے تو، زرنگار و بے شمشیر!

urdunovelist.blogspot.com

(۲)

تری نگاہ میں ثابت نہیں خدا کا وجود
مری نگاہ میں ثابت نہیں وجود ترا
وجود کیا ہے، فقط جوہرِ خودی کی نمود
کر اپنی فکر کہ جوہر ہے بے نمود ترا

تصوّف☆

یہ حکمتِ ملکوتی، یہ علمِ لاہوتی
حرم کے درد کا درماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ ذکرِ نیم شبی ، یہ مراقبے ، یہ سرور
تری خودی کے نگہباں نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ عقل، جو مہ و پرویں کا کھیلتی ہے شکار
شریکِ شورشِ پنہاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

urdunovelist.blogspot.com

خرد نے کہہ بھی دیا 'لاالٰہ' تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

عجب نہیں کہ پریشاں ہے گفتگو میری
فروغِ صبح پریشاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

☆: ریاض منزل (دولت کدہ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے

ہندی اسلام

ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے ملّت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد
وحدت کی حفاظت نہیں بے قوتِ بازو
آتی نہیں کچھ کام یہاں عقلِ خدا داد
اے مردِ خدا! تجھ کو وہ قوت نہیں حاصل
جا بیٹھ کسی غار میں اللہ کو کر یاد
مسکینی و محکومی و نومیدیِ جاوید
جس کا یہ تصوف ہو وہ اسلام کر ایجاد
مُلّا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد!

urdunovelist.blogspot.com

غزل

دلِ مردہ دل نہیں ہے، اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے امتوں کے مرضِ کہن کا چارہ

ترا بحر پُر سکوں ہے، یہ سکوں ہے یا فسوں ہے؟
نہ نہنگ ہے، نہ طوفاں، نہ خرابی کنارہ!

تو ضمیرِ آسماں سے ابھی آشنا نہیں ہے
نہیں بے قرار کرتا تجھے غمزۂ ستارہ

urdunovelist.blogspot.com

ترے نیستاں میں ڈالا مرے نغمۂ سحر نے
مری خاک پے سپر میں جو نہاں تھا اک شرارہ

نظر آئے گا اسی کو یہ جہانِ دوش و فردا
جسے آ گئی میسر مری شوخی نظارہ

دنیا

مجھ کو بھی نظر آتی ہے یہ بوقلمونی
وہ چاند، یہ تارا ہے، وہ پتھر، یہ نگیں ہے
دیتی ہے مری چشم بصیرت بھی یہ فتویٰ
وہ کوہ ، یہ دریا ہے ، وہ گردوں ، یہ زمیں ہے
حق بات کو لیکن میں چھپا کر نہیں رکھتا
تو ہے، تجھے جو کچھ نظر آتا ہے، نہیں ہے!

urdunovelist.blogspot.com

نماز

بدل کے بھیس پھر آتے ہیں ہر زمانے میں
اگرچہ پیر ہیں آدم، جواں ہیں لات و منات
یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات!

وحی ☆

عقل بے مایہ امامت کی سزاوار نہیں
راہبر ہو ظن و تخمیں تو زبوں کارِ حیات
فکر بے نور ترا، جذب عمل بے بنیاد
سخت مشکل ہے کہ روشن ہو شبِ تارِ حیات
خوب و ناخوب عمل کی ہو گرہ وا کیونکر
گر حیات آپ نہ ہو شارحِ اسرارِ حیات!

urdunovelist.blogspot.com

شکست

مجاہدانہ حرارت رہی نہ صوفی میں
بہانہ بے عملی کا بنی شرابِ الست

☆ ریاض منزل (دولت کدۂ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے

فقیہ شہر بھی رہبانیت پہ ہے مجبور
کہ معرکے ہیں شریعت کے جنگ دست بدست
گریز کشمکش زندگی سے، مردوں کی
اگر شکست نہیں ہے تو اور کیا ہے شکست!

عقل و دل

ہر خاکی و نوری پہ حکومت ہے خرد کی
urdunovelist.blogspot.com
باہر نہیں کچھ عقل خداداد کی زد سے
عالم ہے غلام اس کے جلال ازلی کا
اک دل ہے کہ ہر لحظہ الجھتا ہے خرد سے

مستی کردار

صوفی کی طریقت میں فقط مستی احوال
ملا کی شریعت میں فقط مستی گفتار

شاعر کی نوا مردہ و افسردہ و بے ذوق
افکار میں سرمست، نہ خوابیدہ نہ بیدار
وہ مردِ مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو
ہو جس کے رگ و پے میں فقط مستیِ کردار

urdunovelist.blogspot.com

قبر

مرقد کا شبستاں بھی اسے راس نہ آیا
آرام قلندر کو تہِ خاک نہیں ہے
خاموشیِ افلاک تو ہے قبر میں لیکن
بے قیدیِ و پہنائیِ افلاک نہیں ہے

قلندر کی پہچان

کہتا ہے زمانے سے یہ درویشِ جواں مرد
جاتا ہے جدھر بندۂ حق، تو بھی ادھر جا!
ہنگامے ہیں میرے تری طاقت سے زیادہ
بچتا ہوا بنگاہِ قلندر سے گزر جا

urdunovelist.blogspot.com

میں کشتی و ملاح کا محتاج نہ ہوں گا
چڑھتا ہوا دریا ہے اگر تُو تو اتر جا
توڑا نہیں جادو مری تکبیر نے تیرا؟
ہے تجھ میں مکر جانے کی جرأت تو مکر جا!

مہر و مہ و انجم کا محاسب ہے قلندر
ایام کا مرکب نہیں، راکب ہے قلندر

فلسفہ

افکار جوانوں کے خفی ہوں کہ جلی ہوں
پوشیدہ نہیں مردِ قلندر کی نظر سے
معلوم ہیں مجھ کو ترے احوال کہ میں بھی
مدّت ہوئی گزرا تھا اسی راہ گزر سے
الفاظ کے پیچوں میں الجھتے نہیں دانا
غوّاص کو مطلب ہے صدف سے کہ گہر سے!
urdunovelist.blogspot.com
پیدا ہے فقط حلقۂ اربابِ جنوں میں
وہ عقل کہ پا جاتی ہے شعلے کو شرر سے
جس معنیِ پیچیدہ کی تصدیق کرے دل
قیمت میں بہت بڑھ کے ہے تابندہ گہر سے
یا مُردہ ہے یا نزع کی حالت میں گرفتار
جو فلسفہ لکھا نہ گیا خونِ جگر سے

مردانِ خدا

وہی ہے بندۂ حُر جس کی ضرب ہے کاری
نہ وہ کہ حرب ہے جس کی تمام عیّاری
ازل سے فطرتِ احرار میں ہیں دوش بدوش
قلندری و قبا پوشی و کُلہ داری
زمانہ لے کے جسے آفتاب کرتا ہے
انھی کی خاک میں پوشیدہ ہے وہ چنگاری
وجود انھی کا طوافِ بتاں سے ہے آزاد
یہ تیرے مومن و کافر ، تمام زُنّاری!

urdunovelist.blogspot.com

کافر و مومن

کل ساحلِ دریا پہ کہا مجھ سے خضر نے
تو ڈھونڈ رہا ہے سمِ افرنگ کا تریاق؟

اک نکتہ مرے پاس ہے شمشیر کی مانند
برندہ و صیقل زدہ و روشن و براق
کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق!

مہدی برحق

سب اپنے بنائے ہوئے زنداں میں ہیں محبوس
urdunovelist.blogspot.com
خاور کے ثوابت ہوں کہ افرنگ کے سیار
پیرانِ کلیسا ہوں کہ شیخانِ حرم ہوں
نے جدتِ گفتار ہے، نے جدتِ کردار
ہیں اہلِ سیاست کے وہی کہنہ خم و پیچ
شاعر اسی افلاسِ تخیل میں گرفتار
دنیا کو ہے اس مہدی برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلۂ عالمِ افکار

مومن☆

(دنیا میں)

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن
افلاک سے ہے اس کی حریفانہ کشاکش
خاکی ہے مگر خاک سے آزاد ہے مومن
urdunovelist.blogspot.com
جچتے نہیں کنجشک و حمام اس کی نظر میں
جبریل و سرافیل کا صیاد ہے مومن

(جنت میں)

کہتے ہیں فرشتے کہ دل آویز ہے مومن
حوروں کو شکایت ہے کم آمیز ہے مومن

☆ بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے

محمد علی باب

تھی خوب حضورِ علما باب کی تقریر
بیچارہ غلط پڑھتا تھا اعراب سمٰوات
اس کی غلطی پر علما تھے متبسم
بولا ، تمہیں معلوم نہیں میرے مقامات
اب میری امامت کے تصدق میں ہیں آزاد
محبوس تھے اعراب میں قرآن کے آیات!

urdunovelist.blogspot.com

تقدیر

(ابلیس و یزداں)

ابلیس

اے خدائے کن فکاں! مجھ کو نہ تھا آدم سے بیر
آہ ! وہ زندانی نزدیک و دور و دیر و زود

حرف 'استکبار' تیرے سامنے ممکن نہ تھا
ہاں، مگر تیری مشیت میں نہ تھا میرا سجود

یزداں

کب کھلا تجھ پر یہ راز، انکار سے پہلے کہ بعد؟

ابلیس

بعد ! اے تیری تجلّی سے کمالاتِ وجود!

urdunovelist.blogspot.com

یزداں

(فرشتوں کی طرف دیکھ کر)

پستیِ فطرت نے سکھلائی ہے یہ حجت اسے
کہتا ہے 'تیری مشیت میں نہ تھا میرا سجود'
دے رہا ہے اپنی آزادی کو مجبوری کا نام
ظالم اپنے شعلۂ سوزاں کو خود کہتا ہے دود!

(ماخوذ از محی الدین ابن عربیؒ)

اے روحِ محمدؐ

شیرازہ ہوا ملّتِ مرحوم کا ابتر
اب تو ہی بتا، تیرا مسلمان کدھر جائے!

وہ لذّتِ آشوب نہیں بحرِ عرب میں
پوشیدہ جو ہے مجھ میں، وہ طوفان کدھر جائے

ہر چند ہے بے قافلہ و راحلہ و زاد
اس کوہ و بیاباں سے حُدی خوان کدھر جائے

urdunovelist.blogspot.com

اس راز کو اب فاش کر اے روحِ محمدؐ
آیاتِ الٰہی کا نگہبان کدھر جائے!

مدنیّت اسلام

بتاؤں تجھ کو مسلماں کی زندگی کیا ہے
یہ ہے نہایتِ اندیشہ و کمالِ جنوں

طلوع ہے صفتِ آفتاب اس کا غروب
یگانہ اور مثال زمانہ گونا گوں!
نہ اس میں عصرِ رواں کی حیا سے بیزاری
نہ اس میں عہدِ کہن کے فسانہ و افسوں
حقائقِ ابدی پر اساس ہے اس کی
یہ زندگی ہے، نہیں ہے طلسمِ افلاطوں!
عناصر اس کے ہیں روح القدس کا ذوقِ جمال
urdunovelist.blogspot.com
عجم کا حسنِ طبیعت ، عرب کا سوزِ دروں!

امامت

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحبِ اسرار کرے
ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

موت کے آئنے میں تجھ کو دکھا کر رُخِ دوست
زندگی تیرے لیے اور بھی دشوار کرے
دے کے احساسِ زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے
فتنۂ ملّتِ بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے!

urdunovelist.blogspot.com

فقر و راہبی

کچھ اور چیز ہے شاید تری مسلمانی
تری نگاہ میں ہے ایک ، فقر و رہبانی
سکوں پرستی راہب سے فقر ہے بیزار
فقیر کا ہے سفینہ ہمیشہ طوفانی
پسند روح و بدن کی ہے وا نمود اس کو
کہ ہے نہایت مومن خودی کی عُریانی

وجود صیرفی کائنات ہے اس کا
اسے خبر ہے، یہ باقی ہے اور وہ فانی
اسی سے پوچھ کہ پیشِ نگاہ ہے جو کچھ
جہاں ہے یا کہ فقط رنگ و بو کی طغیانی
یہ فقر مردِ مسلماں نے کھو دیا جب سے
رہی نہ دولتِ سلمانی و سلیمانی

urdunovelist.blogspot.com

غزل

تیری متاع حیات، علم و ہنر کا سرور
میری متاع حیات ایک دلِ ناصبور!
معجزۂ اہلِ فکر، فلسفۂ پیچ پیچ
معجزۂ اہلِ ذکر، موسیٰ و فرعون و طور
مصلحتاً کہہ دیا میں نے مسلماں تجھے
تیرے نفس میں نہیں، گرمیِ یوم النشور

ایک زمانے سے ہے چاک گریباں مرا
تو ہے ابھی ہوش میں، میرے جنوں کا قصور!
فیضِ نظر کے لیے ضبطِ سخن چاہیے
حرفِ پریشاں نہ کہہ اہلِ نظر کے حضور
خوار جہاں میں کبھی ہو نہیں سکتی وہ قوم
عشق ہو جس کا جسور ، فقر ہو جس کا غیور

urdunovelist.blogspot.com

تسلیم و رضا

ہر شاخ سے یہ نکتۂ پیچیدہ ہے پیدا
پودوں کو بھی احساس ہے پہنائے فضا کا
ظلمت کدۂ خاک پہ شاکر نہیں رہتا
ہر لحظہ ہے دانے کو جنوں نشوونما کا
فطرت کے تقاضوں پہ نہ کر راہِ عمل بند
مقصود ہے کچھ اور ہی تسلیم و رضا کا

جرأت ہو نمو کی تو فضا تنگ نہیں ہے
اے مردِ خدا، ملکِ خدا تنگ نہیں ہے!

نکتۂ توحید

بیاں میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے
وہ رمز شوق کہ پوشیدہ لا الٰہ میں ہے
طریقِ شیخ فقیہانہ ہو تو کیا کہیے

urdunovelist.blogspot.com

سرور جو حق و باطل کی کارزار میں ہے
تو حرب و ضرب سے بیگانہ ہو تو کیا کہیے
جہاں میں بندۂ حُر کے مشاہدات ہیں کیا
تری نگاہ غلامانہ ہو تو کیا کہیے
مقامِ فقر ہے کتنا بلند شاہی سے
روش کسی کی گدایانہ ہو تو کیا کہیے!

الہام اور آزادی

ہو بندۂ آزاد اگر صاحبِ الہام
ہے اس کی نگہ فکر و عمل کے لیے مہمیز

اس کے نفس گرم کی تاثیر ہے ایسی
ہو جاتی ہے خاکِ چمنستاں شرر آمیز

شاہیں کی ادا ہوتی ہے بلبل میں نمودار
کس درجہ بدل جاتے ہیں مرغانِ سحر خیز!

urdunovelist.blogspot.com

اس مردِ خود آگاہ ، خدامست کی صحبت
دیتی ہے گداؤں کو شکوہِ جم و پرویز

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گرِ اقوام ہے وہ صورتِ چنگیز

جان و تن

عقل مدت سے ہے اس پیچاک میں اُلجھی ہوئی
روح کس جوہر سے، خاکِ تیرہ کس جوہر سے ہے
میری مشکل، مستی و شور و سرور و درد و داغ
تیری مشکل، مے سے ہے ساغر کہ مے ساغر سے ہے
ارتباطِ حرف و معنی، اختلاطِ جان و تن
جس طرح اخگر قبا پوش اپنی خاکستر سے ہے!

urdunovelist.blogspot.com

لاہور و کراچی

نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمانِ غیور
موت کیا شے ہے، فقط عالمِ معنی کا سفر
ان شہیدوں کی دِیت اہلِ کلیسا سے نہ مانگ
قدر و قیمت میں ہے خوں جن کا حرم سے بڑھ کر

آہ! اے مردِ مسلماں تجھے کیا یاد نہیں
حرفِ لا تدع مع اللہ الٰھا آخر

نبوّت

میں نہ عارف ، نہ مجدد، نہ محدث ،نہ فقیہ
مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوت کا مقام
ہاں، مگر عالمِ اسلام پہ رکھتا ہوں نظر
فاش ہے مجھ پہ ضمیرِ فلکِ نیلی فام
عصرِ حاضر کی شبِ تار میں دیکھی میں نے
یہ حقیقت کہ ہے روشن صفتِ ماہِ تمام
"وہ نبوت ہے مسلماں کے لیے برگِ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام"

urdunovelist.blogspot.com

آدم

طلسمِ بود و عدم، جس کا نام ہے آدم
خدا کا راز ہے، قادر نہیں ہے جس پہ سخن
زمانہ صبحِ ازل سے رہا ہے محوِ سفر
مگر یہ اس کی تگ و دَو سے ہو سکا نہ کہن
اگر نہ ہو تجھے اُلجھن تو کھول کر کہہ دوں
وجودِ حضرتِ انساں نہ روح ہے نہ بدن!

urdunovelist.blogspot.com

مکّہ اور جنیوا

اس دور میں اقوام کی صحبت بھی ہوئی عام
پوشیدہ نگاہوں سے رہی وحدتِ آدم
تفریقِ ملل حکمتِ افرنگ کا مقصود
اسلام کا مقصود فقط ملّتِ آدم

ملّے نے دیا خاکِ جنیوا کو یہ پیغام
جمعیت اقوام کہ جمعیت آدم!

اے پیر حرم

اے پیرِ حرم! رسم و رہِ خانقہی چھوڑ
مقصود سمجھ میری نوائے سحری کا
اللہ رکھے تیرے جوانوں کو سلامت!
دے ان کو سبق خود شکنی، خود نگری کا

urdunovelist.blogspot.com

تو ان کو سکھا خارا شگافی کے طریقے
مغرب نے سکھایا انھیں فن شیشہ گری کا
دل توڑ گئی ان کا دو صدیوں کی غلامی
دارو کوئی سوچ ان کی پریشاں نظری کا
کہہ جاتا ہوں میں زورِ جنوں میں ترے اسرار
مجھ کو بھی صلہ دے مری آشفتہ سری کا!

مہدی

قوموں کی حیات ان کے تخیل پہ ہے موقوف
یہ ذوق سکھاتا ہے ادب مرغِ چمن کو
مجذوب فرنگی نے بہ اندازِ فرنگی
مہدی کے تخیل سے کیا زندہ وطن کو
urdunovelist.blogspot.com
اے وہ کہ تو مہدی کے تخیل سے ہے بیزار
نومید نہ کر آہوئے مشکیں سے ختن کو
ہو زندہ کفن پوش تو میت اسے سمجھیں
یا چاک کریں مردکِ ناداں کے کفن کو؟

مردِ مسلمان

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان، نئی آن
گفتار میں، کردار میں، اللہ کی بُرہان!
قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان
ہمسایہء جبریلِ امیں بندۂ خاکی
urdunovelist.blogspot.com
ہے اس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشان
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآن!
قدرت کے مقاصد کا عیار اس کے ارادے
دنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان
جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو، وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں، وہ طوفان

فطرت کا سرودِ ازلی اس کے شب و روز
آہنگ میں یکتا صفتِ سورۂ رحمٰن
بنتے ہیں مری کارگہِ فکر میں انجم
لے اپنے مقدر کے ستارے کو تو پہچان!

پنجابی مسلمان

مذہب میں بہت تازہ پسند اس کی طبیعت
کر لے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد
تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا
ہو کھیل مریدی کا تو ہرتا ہے بہت جلد
تاویل کا پھندا کوئی صیاد لگا دے
یہ شاخِ نشیمن سے اُترتا ہے بہت جلد

urdunovelist.blogspot.com

آزادی

ہے کس کی یہ جرأت کہ مسلمان کو ٹوکے
حرّیتِ افکار کی نعمت ہے خدا داد
چاہے تو کرے کعبے کو آتش کدۂ پارس
چاہے تو کرے اس میں فرنگی صنم آباد
قرآن کو بازیچۂ تاویل بنا کر
چاہے تو خود اک تازہ شریعت کرے ایجاد

urdunovelist.blogspot.com

ہے مملکتِ ہند میں اک طرفہ تماشا
اسلام ہے محبوس ، مسلمان ہے آزاد!

اشاعتِ اسلام فرنگستان میں

ضمیر اس مدنیت کا دیں سے ہے خالی
فرنگیوں میں اخوت کا ہے نسب پہ قیام

بلند تر نہیں انگریز کی نگاہوں میں
قبول دینِ مسیحی سے برہمن کا مقام
اگر قبول کرے، دینِ مصطفیؐ ، انگریز
سیاہ روز مسلماں رہے گا پھر بھی غلام

لا و اِلّا

urdunovelist.blogspot.com

فضائے نور میں کرتا نہ شاخ و برگ و بر پیدا
سفر خاکی شبستاں سے نہ کر سکتا اگر دانہ
نہادِ زندگی میں ابتدا 'لا' ، انتہا 'اِلّا'
پیامِ موت ہے جب 'لا' ہوا 'اِلّا' سے بیگانہ
وہ ملّت روح جس کی 'لا' سے آگے بڑھ نہیں سکتی
یقیں جانو، ہوا لبریز اس ملّت کا پیمانہ

امرائے عرب سے☆

کرے یہ کافر ہندی بھی جرأتِ گفتار
اگر نہ ہو امرائے عرب کی بے ادبی!
یہ نکتہ پہلے سکھایا گیا کس امت کو؟
وصال مصطفوی، افتراق بولہبی!
نہیں وجود حدود و ثغور سے اس کا
محمدِ عربی سے ہے عالمِ عربی!

urdunovelist.blogspot.com

احکام الٰہی

پابندی تقدیر کہ پابندی احکام!
یہ مسئلہ مشکل نہیں اے مردِ خرد مند

☆ بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے

اک آن میں سو بار بدل جاتی ہے تقدیر
ہے اس کا مقلد ابھی ناخوش ، ابھی خورسند
تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند

موت

لحد میں بھی یہی غیب و حضور رہتا ہے
urdunovelist.blogspot.com
اگر ہو زندہ تو دل ناصبور رہتا ہے
مہ و ستارہ ، مثال شرارہ یک دو نفس
مئے خودی کا ابد تک سُرور رہتا ہے
فرشتہ موت کا چھوتا ہے گو بدن تیرا
ترے وجود کے مرکز سے دور رہتا ہے!

قُم باذن اللہ

جہاں اگرچہ دگر گوں ہے ، قُم باذن اللہ
وہی زمیں ، وہی گردوں ہے ، قُم باذن اللہ
کیا نوائے 'انا الحق' کو آتشیں جس نے
تری رگوں میں وہی خوں ہے ، قُم باذن اللہ
غمیں نہ ہو کہ پراگندہ ہے شعور ترا
فرنگیوں کا یہ افسوں ہے ، قُم باذن اللہ

urdunovelist.blogspot.com

تعلیم و تربیت

urdunovelist.blogspot.com

مقصود☆

(سپنوزا)

نظر حیات پہ رکھتا ہے مردِ دانش مند
حیات کیا ہے ، حضور و سرور و نور و وجود

(فلاطوں)

urdunovelist.blogspot.com

نگاہ موت پہ رکھتا ہے مردِ دانش مند
حیات ہے شبِ تاریک میں شرر کی نمود
حیات و موت نہیں التفات کے لائق
فقط خودی ہے خودی کی نگاہ کا مقصود

☆: ریاض منزل (دولت کدۂ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے

زمانۂ حاضر کا انسان

عشق ناپید و خرد میگزدش صورت مار
عقل کو تابعِ فرمان نظر کر نہ سکا
ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں اُلجھا ایسا
آج تک فیصلۂ نفع و ضرر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا!

urdunovelist.blogspot.com

اقوامِ مشرق

نظر آتے نہیں بے پردہ حقائق ان کو
آنکھ جن کی ہوئی محکومی و تقلید سے کور

زندہ کر سکتی ہے ایران و عرب کو کیونکر
یہ فرنگی مدنیت کہ جو ہے خود لب گور!

آگاہی

نظر سپہر پہ رکھتا ہے جو ستارہ شناس
نہیں ہے اپنی خودی کے مقام سے آگاہ
خودی کو جس نے فلک سے بلند تر دیکھا
وہی ہے مملکتِ صبح و شام سے آگاہ
وہی نگاہ کے ناخوب و خوب سے محرم
وہی ہے دل کے حلال و حرام سے آگاہ

urdunovelist.blogspot.com

مُصلحینِ مشرق

میں ہوں نومید تیرے ساقیانِ سامری فن سے
کہ بزمِ خاوراں میں لے کے آئے ساتگیں خالی

نئی بجلی کہاں ان بادلوں کے جیب و دامن میں
پرانی بجلیوں سے بھی ہے جن کی آستیں خالی!

مغربی تہذیب

فسادِ قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب
کہ روح اس مدنیت کی رہ سکی نہ عفیف
رہے نہ روح میں پاکیزگی تو ہے ناپید
ضمیرِ پاک و خیالِ بلند و ذوقِ لطیف

urdunovelist.blogspot.com

اسرارِ پیدا

اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کے جوانوں کی خودی صورتِ فولاد
ناچیز جہانِ مہ و پرویں ترے آگے
وہ عالمِ مجبور ہے ، تو عالمِ آزاد

موجوں کی تپش کیا ہے ، فقط ذوق طلب ہے

پنہاں جو صدف میں ہے ، وہ دولت ہے خدا داد

شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا

پُر دَم ہے اگر تُو تو نہیں خطرۂ افتاد

سلطان ٹیپو کی وصیّت

تو رہ نوردِ شوق ہے ، منزل نہ کر قبول

لیلی بھی ہم نشیں ہو تو محمل نہ کر قبول

urdunovelist.blogspot.com

اے جوئے آب بڑھ کے ہو دریائے تند و تیز

ساحل تجھے عطا ہو تو ساحل نہ کر قبول

کھویا نہ جا صنم کدۂ کائنات میں

محفل گداز ! گرمیِ محفل نہ کر قبول

صبحِ ازل یہ مجھ سے کہا جبرئیل نے

جو عقل کا غلام ہو ، وہ دل نہ کر قبول

باطل دوئی پسند ہے ، حق لا شریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول!

غزل

نہ میں اعجمی نہ ہندی ، نہ عراقی و حجازی
کہ خودی سے میں نے سیکھی دو جہاں سے بے نیازی
تو مری نظر میں کافر ، میں تری نظر میں کافر
urdunovelist.blogspot.com
ترا دیں نفس شماری ، مرا دیں نفس گدازی
تو بدل گیا تو بہتر کہ بدل گئی شریعت
کہ موافقِ تدرواں نہیں دینِ شاہبازی
ترے دشت و در میں مجھ کو وہ جنوں نظر نہ آیا
کہ سکھا سکے خرد کو رہ و رسم کارسازی
نہ جدا رہے نوا گر تب و تابِ زندگی سے
کہ ہلاکیِ اُمم ہے یہ طریقِ نے نوازی

بیداری

جس بندۂ حق بیں کی خودی ہوگئی بیدار
شمشیر کی مانند ہے بُرّندہ و بُرّاق
اس کی نگہِ شوخ پہ ہوتی ہے نمودار
ہر ذرے میں پوشیدہ ہے جو قوتِ اشراق
اس مردِ خدا سے کوئی نسبت نہیں تجھ کو
تو بندۂ آفاق ہے، وہ صاحبِ آفاق
تجھ میں ابھی پیدا نہیں ساحل کی طلب بھی
وہ پاکیِ فطرت سے ہوا محرمِ اعماق

urdunovelist.blogspot.com

خودی کی تربیت

خودی کی پرورش و تربیَت پہ ہے موقوف
کہ مشتِ خاک میں پیدا ہو آتشِ ہمہ سوز

یہی ہے بزم کلیمی ہر اک زمانے میں
ہوائے دشت و شعیب و شبانیِ شب و روز!

آزادیِ فکر

آزادیِ افکار سے ہے ان کی تباہی
رکھتے نہیں جو فکر و تدبر کا سلیقہ
ہو فکر اگر خام تو آزادیِ افکار
انسان کو حیوان بنانے کا طریقہ!

urdunovelist.blogspot.com

خودی کی زندگی

خودی ہو زندہ تو ہے فقر بھی شہنشاہی
نہیں ہے سنجر و طغرل سے کم شکوہِ فقیر
خودی ہو زندہ تو دریائے بے کراں پایاب
خودی ہو زندہ تو کہسار پرنیان و حریر

نہنگِ زندہ ہے اپنے محیط میں آزاد
نہنگِ مردہ کو موجِ سراب بھی زنجیر!

حکومت☆

ہے مریدوں کو تو حق بات گوارا لیکن
شیخ و مُلّا کو بُری لگتی ہے درویش کی بات
قوم کے ہاتھ سے جاتا ہے متاعِ کردار
بحث میں آتا ہے جب فلسفۂ ذات و صفات

urdunovelist.blogspot.com

گرچہ اس دیرِ کہن کا ہے یہ دستورِ قدیم
کہ نہیں مے کدہ و ساقی و مینا کو ثبات
قسمتِ بادہ مگر حق ہے اُسی ملت کا
انگبیں جس کے جوانوں کو ہے تلخابِ حیات!

☆: ریاض منزل (دولت کدۂ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے

ہندی مکتب

اقبالؔ! یہاں نام نہ لے علمِ خودی کا
موزوں نہیں مکتب کے لیے ایسے مقالات
بہتر ہے کہ بیچارے ممولوں کی نظر سے
پوشیدہ رہیں باز کے احوال و مقامات
آزاد کی اک آن ہے محکوم کا اک سال
کس درجہ گراں سیر ہیں محکوم کے اوقات!
urdunovelist.blogspot.com
آزاد کا ہر لحظہ پیامِ ابدیّت
محکوم کا ہر لحظہ نئی مرگِ مفاجات
آزاد کا اندیشہ حقیقت سے منوّر
محکوم کا اندیشہ گرفتارِ خرافات
محکوم کو پیروں کی کرامات کا سودا
ہے بندۂ آزاد خود اک زندہ کرامات

محکوم کے حق میں ہے یہی تربیت اچھی
موسیقی و صورت گری و علمِ نباتات!

تربیت

زندگی کچھ اور شے ہے ، علم ہے کچھ اور شے
زندگی سوزِ جگر ہے ، علم ہے سوزِ دماغ
علم میں دولت بھی ہے ، قدرت بھی ہے ، لذّت بھی ہے
ایک مشکل ہے کہ ہاتھ آتا نہیں اپنا سراغ
urdunovelist.blogspot.com
اہلِ دانش عام ہیں ، کم یاب ہیں اہلِ نظر
کیا تعجب ہے کہ خالی رہ گیا تیرا ایاغ!
شیخِ مکتب کے طریقوں سے کشادِ دل کہاں
کس طرح کبریت سے روشن ہو بجلی کا چراغ!

خوب و زشت

ستارگانِ فضاہائے نیلگوں کی طرح
تخیلات بھی ہیں تابعِ طلوع و غروب
جہاں خودی کا بھی ہے صاحبِ فراز و نشیب
یہاں بھی معرکہ آرا ہے خوب سے ناخوب
نمود جس کی فرازِ خودی سے ہو ، وہ جمیل
جو ہو نشیب میں پیدا ، قبیح و نامحبوب!

urdunovelist.blogspot.com

مرگِ خودی

خودی کی موت سے مغرب کا اندروں بے نور
خودی کی موت سے مشرق ہے مبتلائے جذام
خودی کی موت سے روحِ عرب ہے بے تب و تاب
بدن عراق و عجم کا ہے بے عروق و عظام

خودی کی موت سے ہندی شکستہ بالوں پر
قفس ہوا ہے حلال اور آشیانہ حرام!
خودی کی موت سے پیرِ حرم ہوا مجبور
کہ بیچ کھائے مسلماں کا جامۂ احرام!

مہمانِ عزیز

پُر ہے افکار سے ان مدرسے والوں کا ضمیر
خوب و ناخوب کی اس دور میں ہے کس کو تمیز!
urdunovelist.blogspot.com
چاہیے خانۂ دل کی کوئی منزل خالی
شاید آجائے کہیں سے کوئی مہمانِ عزیز

عصرِ حاضر

پختہ افکار کہاں ڈھونڈنے جائے کوئی
اس زمانے کی ہوا رکھتی ہے ہر چیز کو خام

مدرسہ عقل کو آزاد تو کرتا ہے مگر
چھوڑ جاتا ہے خیالات کو بے ربط و نظام
مردہ ، لادینی افکار سے افرنگ میں عشق
عقل بے ربطیِ افکار سے مشرق میں غلام!

طالبِ علم

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں
تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحبِ کتاب نہیں!

urdunovelist.blogspot.com

امتحان

کہا پہاڑ کی ندی نے سنگ ریزے سے
فتادگی و سرا فگندگی تری معراج!

ترا یہ حال کہ پامال و درد مند ہے تو
مری یہ شان کہ دریا بھی ہے مرا محتاج
جہاں میں تو کسی دیوار سے نہ ٹکرایا
کسے خبر کہ تو ہے سنگِ خارہ یا کہ زجاج!

مدرسہ

عصرِ حاضر ملک الموت ہے تیرا ، جس نے
urdunovelist.blogspot.com
قبض کی روح تری دے کے تجھے فکرِ معاش
دل لرزتا ہے حریفانہ کشاکش سے ترا
زندگی موت ہے، کھو دیتی ہے جب ذوقِ خراش
اُس جنوں سے تجھے تعلیم نے بیگانہ کیا
جو یہ کہتا تھا خرد سے کہ بہانے نہ تراش
فیضِ فطرت نے تجھے دیدۂ شاہیں بخشا
جس میں رکھ دی ہے غلامی نے نگاہِ خفاش

مدرسے نے تری آنکھوں سے چھپایا جن کو
خلوتِ کوہ و بیاباں میں وہ اسرار ہیں فاش

حکیم نطشہ

حریفِ نکتۂ توحید ہو سکا نہ حکیم
نگاہ چاہیے اسرارِ لا الٰہ کے لیے
خدنگِ سینۂ گردوں ہے اس کا فکرِ بلند
کمند اس کا تخیل ہے مہر و مہ کے لیے

urdunovelist.blogspot.com

اگرچہ پاک ہے طینت میں راہبی اس کی
ترس رہی ہے مگر لذّتِ گنہ کے لیے

اساتذہ

مقصد ہو اگر تربیتِ لعلِ بدخشاں
بے سود ہے بھٹکے ہوئے خورشید کا پرتو

دنیا ہے روایات کے پھندوں میں گرفتار
کیا مدرسہ ، کیا مدرسے والوں کی تگ و دَو!
کر سکتے تھے جو اپنے زمانے کی امامت
وہ کہنہ دماغ اپنے زمانے کے ہیں پیرو!

غزل

ملے گا منزلِ مقصود کا اُسی کو سراغ
اندھیری شب میں ہے چیتے کی آنکھ جس کا چراغ
urdunovelist.blogspot.com
میسّر آتی ہے فرصت فقط غلاموں کو
نہیں ہے بندۂ حُر کے لیے جہاں میں فراغ
فروغِ مغربیاں خیرہ کر رہا ہے تجھے
تری نظر کا نگہباں ہو صاحبِ 'مازاغ'
وہ بزمِ عیش ہے مہمانِ یک نفس دو نفس
چمک رہے ہیں مثالِ ستارہ جس کے ایاغ

کیا ہے تجھ کو کتابوں نے کور ذوق اتنا
صبا سے بھی نہ ملا تجھ کو بوئے گُل کا سراغ!

دین و تعلیم

مجھ کو معلوم ہیں پیرانِ حرم کے انداز
ہو نہ اخلاص تو دعوئے نظر لاف و گزاف
اور یہ اہلِ کلیسا کا نظامِ تعلیم
ایک سازش ہے فقط دین و مروّت کے خلاف
urdunovelist.blogspot.com
اس کی تقدیر میں محکومی و مظلومی ہے
قوم جو کر نہ سکی اپنی خودی سے انصاف
فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملّت کے گناہوں کو معاف

جاوید سے

(۱)

غارتِ گرِ دیں ہے یہ زمانہ　　ہے اس کی نہاد کافرانہ

دربارِ شہنشہی سے خوشتر　　مردانِ خدا کا آستانہ

لیکن یہ دورِ ساحری ہے　　انداز ہیں سب کے جادوانہ

سرچشمۂ زندگی ہوا خشک　　باقی ہے کہاں مے شبانہ!

خالی ان سے ہوا دبستاں　　تھی جن کی نگاہ تازیانہ

urdunovelist.blogspot.com

جس گھر کا مگر چراغ ہے تو　　ہے اس کا مذاق عارفانہ

جوہر میں ہو 'لاالہٰ' تو کیا خوف　　تعلیم ہو گو فرنگیانہ

شاخِ گل پہ چہک ولیکن　　کر اپنی خودی میں آشیانہ!

وہ بحر ہے آدمی کہ جس کا　　ہر قطرہ ہے بحرِ بیکرانہ

دہقان اگر نہ ہو تن آساں　　ہر دانہ ہے صد ہزار دانہ

"غافل منشیں نہ وقتِ بازی ست　　وقت ہنر است و کارسازی ست"

(۲)

سینے میں اگر نہ ہو دلِ گرم ۔۔۔ رہ جاتی ہے زندگی میں خامی

نخچیر اگر ہو زیرک و چست ۔۔۔ آتی نہیں کام کہنہ دامی

ہے آبِ حیات اسی جہاں میں ۔۔۔ شرط اس کے لیے ہے تشنہ کامی

غیرت ہے طریقتِ حقیقی ۔۔۔ غیرت سے ہے فقر کی تمامی

اے جانِ پدر! نہیں ہے ممکن ۔۔۔ شاہیں سے تدرو کی غلامی

urdunovelist.blogspot.com

نایاب نہیں متاعِ گفتار ۔۔۔ صد انوری و ہزار جامی!

ہے میری بساط کیا جہاں میں ۔۔۔ بس ایک فغانِ زیر بامی

اک صدقِ مقال ہے کہ جس سے ۔۔۔ میں چشمِ جہاں میں ہوں گرامی

اللہ کی دین ہے، جسے دے ۔۔۔ میراث نہیں بلند نامی

اپنے نورِ نظر سے کیا خوب ۔۔۔ فرماتے ہیں حضرتِ نظامی

''جائے کہ بزرگ بایدت بود ۔۔۔ فرزندیِ من نداردت سود''

(۳)

مومن پہ گراں ہیں یہ شب و روز
دین و دولت ، قمار بازی!

ناپید ہے بندۂ عمل مست
باقی ہے فقط نفس درازی

ہمت ہو اگر تو ڈھونڈ وہ فقر
جس فقر کی اصل ہے حجازی

اُس فقر سے آدمی میں پیدا
اللہ کی شانِ بے نیازی

کنجشک و حمام کے لیے موت
ہے اس کا مقام شاہبازی

روشن اس سے خرد کی آنکھیں
بے سرمۂ بوعلی و رازی

urdunovelist.blogspot.com

حاصل اس کا شکوہِ محمود
فطرت میں اگر نہ ہو ایازی

تیری دنیا کا یہ سرافیل
رکھتا نہیں ذوقِ نے نوازی

ہے اس کی نگاہِ عالم آشوب
درپردہ تمام کارسازی

یہ فقرِ غیور جس نے پایا
بے تیغ و سناں ہے مردِ غازی

مومن کی اسی میں ہے امیری
اللہ سے مانگ یہ فقیری

urdunovelist.blogspot.com

عورت

مردِ فرنگ

ہزار بار حکیموں نے اس کو سلجھایا
مگر یہ مسئلۂ زن رہا وہیں کا وہیں
قصور زن کا نہیں ہے کچھ اس خرابی میں

urdunovelist.blogspot.com

گواہ اس کی شرافت پہ ہیں مہ و پرویں
فساد کا ہے فرنگی معاشرت میں ظہور
کہ مرد سادہ ہے بیچارہ زن شناس نہیں

ایک سوال

کوئی پوچھے حکیم یورپ سے
ہند و یوناں ہیں جس کے حلقہ بگوش

کیا یہی ہے معاشرت کا کمال
مرد بے کار و زن تہی آغوش!

پردہ

بہت رنگ بدلے سپہر بریں نے
خدایا یہ دنیا جہاں تھی ، وہیں ہے
تفاوت نہ دیکھا زن و شو میں میں نے
وہ خلوت نشیں ہے ، یہ خلوت نشیں ہے
ابھی تک ہے پردے میں اولادِ آدم
کسی کی خودی آشکارا نہیں ہے

urdunovelist.blogspot.com

خلوت

رسوا کیا اس دور کو جلوت کی ہوس نے
روشن ہے نگہ ، آئنۂ دل ہے مکدر

بڑھ جاتا ہے جب ذوقِ نظر اپنی حدوں سے
ہو جاتے ہیں افکار پراگندہ و ابتر
آغوشِ صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے
وہ قطرۂ نیساں کبھی بنتا نہیں گوہر
خلوت میں خودی ہوتی ہے خودگیر ، و لیکن
خلوت نہیں اب دیر و حرم میں بھی میسر!

urdunovelist.blogspot.com

عورت

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں
شرف میں بڑھ کے ثریا سے مشتِ خاک اس کی
کہ ہر شرف ہے اسی دُرج کا دُرِ مکنوں
مکالماتِ فلاطوں نہ لکھ سکی ، لیکن
اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرارِ افلاطوں

آزادیِ نسواں

اس بحث کا کچھ فیصلہ میں کر نہیں سکتا
گو خوب سمجھتا ہوں کہ یہ زہر ہے ، وہ قند
کیا فائدہ ، کچھ کہہ کے بنوں اور بھی معتوب
پہلے ہی خفا مجھ سے ہیں تہذیب کے فرزند
اس راز کو عورت کی بصیرت ہی کرے فاش

urdunovelist.blogspot.com

مجبور ہیں ، معذور ہیں ، مردانِ خرد مند
کیا چیز ہے آرائش و قیمت میں زیادہ
آزادیِ نسواں کہ زمرد کا گلوبند!

عورت کی حفاظت

اک زندہ حقیقت مرے سینے میں ہے مستور
کیا سمجھے گا وہ جس کی رگوں میں ہے لہو سرد

نے پردہ ، نہ تعلیم ، نئی ہو کہ پرانی
نسوانیتِ زن کا نگہباں ہے فقط مرد
جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد

عورت اور تعلیم

urdunovelist.blogspot.com

تہذیب فرنگی ہے اگر مرگِ اُمومت
ہے حضرتِ انساں کے لیے اس کا ثمر موت
جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نا زن
کہتے ہیں اسی علم کو ارباب نظر موت
بیگانہ رہے دیں سے اگر مدرسۂ زن
ہے عشق و محبت کے لیے علم و ہنر موت

عورت

جوہرِ مرد عیاں ہوتا ہے بے منتِ غیر
غیر کے ہاتھ میں ہے جوہرِ عورت کی نمود
راز ہے اس کے تپِ غم کا یہی نکتۂ شوق
آتشیں ، لذتِ تخلیق سے ہے اس کا وجود
urdunovelist.blogspot.com
کھلتے جاتے ہیں اسی آگ سے اسرارِ حیات
گرم اسی آگ سے ہے معرکۂ بود و نبود
میں بھی مظلومیِ نسواں سے ہوں غم ناک بہت
نہیں ممکن مگر اس عقدۂ مشکل کی کشود!

ادبیات

urdunovelist.blogspot.com

(فنون لطیفہ)

دین و ہنر

سرود و شعر و سیاست ، کتاب و دین و ہنر
گہر ہیں ان کی گرہ میں تمام یک دانہ
ضمیر بندۂ خاکی سے ہے نمود ان کی
urdunovelist.blogspot.com
بلند تر ہے ستاروں سے ان کا کاشانہ
اگر خودی کی حفاظت کریں تو عینِ حیات
نہ کر سکیں تو سراپا فسون و افسانہ
ہوئی ہے زیرِ فلک اُمتوں کی رُسوائی
خودی سے جب ادب و دیں ہوئے ہیں بیگانہ

تخلیق

جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود
کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

خودی میں ڈوبنے والوں کے عزم و ہمت نے
اس آبجو سے کیے بحرِ بے کراں پیدا

وہی زمانے کی گردش پہ غالب آتا ہے
urdunovelist.blogspot.com
جو ہر نفس سے کرے عمرِ جاوداں پیدا

خودی کی موت سے مشرق کی سرزمینوں میں
ہوا نہ کوئی خدائی کا رازداں پیدا

ہوائے دشت سے بوئے رفاقت آتی ہے
عجب نہیں ہے کہ ہوں میرے ہم عناں پیدا

جُنوں

زجاج گر کی دُکاں شاعری و مُلّائی
ستم ہے ، خوار پھرے دشت و در میں دیوانہ!
کسے خبر کہ جُنوں میں کمال اور بھی ہیں
کریں اگر اسے کوہ و کمر سے بیگانہ
ہجوم مدرسہ بھی سازگار ہے اس کو
کہ اس کے واسطے لازم نہیں ہے ویرانہ

urdunovelist.blogspot.com

اپنے شعر سے

ہے گلہ مجھ کو تری لذّتِ پیدائی کا
تو ہُوا فاش تو ہیں اب مرے اسرار بھی فاش
شعلے سے ٹوٹ کے مثلِ شرر آوارہ نہ رہ
کر کسی سینۂ پُر سوز میں خلوت کی تلاش!

پیرس کی مسجد

مری نگاہ کمالِ ہنر کو کیا دیکھے
کہ حق سے یہ حرمِ مغربی ہے بیگانہ
حرم نہیں ہے ، فرنگی کرشمہ بازوں نے
تنِ حرم میں چھپا دی ہے روحِ بت خانہ
یہ بُت کدہ انھی غارت گروں کی ہے تعمیر
دمشق ہاتھ سے جن کے ہوا ہے ویرانہ

urdunovelist.blogspot.com

ادبیات

عشق اب پیروی عقلِ خدا داد کرے
آبروے کوچۂ جاناں میں نہ برباد کرے
کہنہ پیکر میں نئی روح کو آباد کرے
یا کہن روح کو تقلید سے آزاد کرے

نگاہ☆

بہار و قافلۂ لالہ ہائے صحرائی
شباب و مستی و ذوق و سرود و رعنائی!
اندھیری رات میں یہ چشمکیں ستاروں کی
یہ بحر، یہ فلک نیلگوں کی پہنائی!
urdunovelist.blogspot.com
سفر عروسِ قمر کا عماریِ شب میں
طلوعِ مہر و سکوتِ سپہر مینائی!
نگاہ ہو تو بہائے نظارہ کچھ بھی نہیں
کہ بیچتی نہیں فطرت جمال و زیبائی

☆: ریاض منزل (دولت کدہ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے

مسجد قوت الاسلام

ہے مرے سینۂ بے نور میں اب کیا باقی
'لا الٰہ' مردہ و افسردہ و بے ذوق نمود
چشم فطرت بھی نہ پہچان سکے گی مجھ کو
کہ ایازی سے دگرگوں ہے مقامِ محمود
کیوں مسلماں نہ خجل ہو تری سنگینی سے
urdunovelist.blogspot.com
کہ غلامی سے ہوا مثلِ زجاج اس کا وجود
ہے تری شان کے شایاں اسی مومن کی نماز
جس کی تکبیر میں ہو معرکۂ بود و نبود
اب کہاں میرے نفس میں وہ حرارت ، وہ گداز
بے تب و تاب دروں میری صلوٰۃ اور درود
ہے مری بانگِ اذاں میں نہ بلندی ، نہ شکوہ
کیا گوارا ہے تجھے ایسے مسلماں کا سجود؟

تیاتر

تری خودی سے ہے روشن ترا حریم وجود
حیات کیا ہے ، اسی کا سُرور و سوز و ثبات

بلند تر مہ و پرویں سے ہے اسی کا مقام
اسی کے نُور سے پیدا ہیں تیرے ذات و صفات

urdunovelist.blogspot.com

حریم تیرا ، خودی غیر کی ! معاذاللہ
دوبارہ زندہ نہ کر کاروبارِ لات و منات

یہی کمال ہے تمثیل کا کہ تُو نہ رہے
رہا نہ تُو تو نہ سوزِ خودی ، نہ سازِ حیات

شعاعِ اُمید

(۱)

سورج نے دیا اپنی شعاعوں کو یہ پیغام
دنیا ہے عجب چیز، کبھی صبح کبھی شام
urdunovelist.blogspot.com
مدّت سے تم آوارہ ہو پہنائے فضا میں
بڑھتی ہی چلی جاتی ہے بے مہریِ ایّام
نے ریت کے ذرّوں پہ چمکنے میں ہے راحت
نے مثلِ صبا طوفِ گل و لالہ میں آرام
پھر میرے تجلّی کدۂ دل میں سما جاؤ
چھوڑو چمنستان و بیابان و در و بام

(۲)

آفاق کے ہر گوشے سے اُٹھتی ہیں شعاعیں
بچھڑے ہوئے خورشید سے ہوتی ہیں ہم آغوش
اک شور ہے ، مغرب میں اُجالا نہیں ممکن
افرنگ مشینوں کے دُھویں سے ہے سیہ پوش
مشرق نہیں گو لذّتِ نظّارہ سے محروم
لیکن صفتِ عالمِ لاہوت ہے خاموش
پھر ہم کو اسی سینۂ روشن میں چھپا لے
اے مہرِ جہاں تاب ! نہ کر ہم کو فراموش

(۳)

اک شوخ کرن ، شوخ مثالِ نگہِ حور
آرام سے فارغ ، صفتِ جوہرِ سیماب
بولی کہ مجھے رخصتِ تنویر عطا ہو
جب تک نہ ہو مشرق کا ہر اک ذرّہ جہاں تاب

urdunovelist.blogspot.com

چھوڑوں گی نہ میں ہند کی تاریک فضا کو
جب تک نہ اُٹھیں خواب سے مردانِ گراں خواب
خاور کی امیدوں کا یہی خاک ہے مرکز
اقبالؔ کے اشکوں سے یہی خاک ہے سیراب
چشمِ مہ و پرویں ہے اسی خاک سے روشن
یہ خاک کہ ہے جس کا خزف ریزہ دُرِناب
اس خاک سے اُٹھے ہیں وہ غواصِ معانی

urdunovelist.blogspot.com

جن کے لیے ہر بحرِ پر آشوب ہے پایاب
جس ساز کے نغموں سے حرارت تھی دلوں میں
محفل کا وہی ساز ہے بیگانۂ مضراب
بت خانے کے دروازے پہ سوتا ہے برہمن
تقدیر کو روتا ہے مسلماں تہِ محراب
مشرق سے ہو بیزار ، نہ مغرب سے حذر کر
فطرت کا اشارہ ہے کہ ہر شب کو سحر کر!

امید☆

مقابلہ تو زمانے کا خوب کرتا ہوں
اگرچہ میں نہ سپاہی ہوں نے امیرِ جنود
مجھے خبر نہیں یہ شاعری ہے یا کچھ اور
عطا ہوا ہے مجھے ذکر و فکر و جذب و سرود
جبینِ بندۂ حق میں نمود ہے جس کی
اسی جلال سے لبریز ہے ضمیرِ وجود

urdunovelist.blogspot.com

یہ کافری تو نہیں، کافری سے کم بھی نہیں
کہ مردِ حق ہو گرفتارِ حاضر و موجود
غمیں نہ ہو کہ بہت دور ہیں ابھی باقی
نئے ستاروں سے خالی نہیں سپہرِ کبود

☆: ریاض منزل (دولت کدہ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے

نگاہِ شوق

یہ کائنات چھپاتی نہیں ضمیر اپنا
کہ ذرّے ذرّے میں ہے ذوقِ آشکارائی
کچھ اور ہی نظر آتا ہے کاروبارِ جہاں
نگاہِ شوق اگر ہو شریکِ بینائی
اسی نگاہ سے محکوم قوم کے فرزند
ہوئے جہاں میں سزاوارِ کارفرمائی
اسی نگاہ میں ہے قاہری و جباری
اسی نگاہ میں ہے دلبری و رعنائی
اسی نگاہ سے ہر ذرّے کو ، جنوں میرا
سکھا رہا ہے رہ و رسمِ دشت پیمائی
نگاہِ شوق میسّر نہیں اگر تجھ کو
ترا وجود ہے قلب و نظر کی رُسوائی

urdunovelist.blogspot.com

اہلِ ہُنر سے

مہر و مہ و مشتری ، چند نفس کا فروغ
عشق سے ہے پائدار تیری خودی کا وجود
تیرے حرم کا ضمیر اسود و احمر سے پاک
ننگ ہے تیرے لیے سرخ و سپید و کبود
urdunovelist.blogspot.com
تیری خودی کا غیاب معرکۂ ذکر و فکر
تیری خودی کا حضور عالمِ شعر و سرود
روح اگر ہے تری رنجِ غلامی سے زار
تیرے ہنر کا جہاں دیر و طواف و سجود
اور اگر باخبر اپنی شرافت سے ہو
تیری سپہ انس و جن ، تو ہے امیرِ جنود!

غزل

دریا میں موتی ، اے موجِ بے باک
ساحل کی سوغات ! خاروخس و خاک

میرے شرر میں بجلی کے جوہر
لیکن نیستاں تیرا ہے نم ناک

تیرا زمانہ ، تاثیر تیری
ناداں ! نہیں یہ تاثیرِ افلاک

urdunovelist.blogspot.com

ایسا جنوں بھی دیکھا ہے میں نے
جس نے سیے ہیں تقدیر کے چاک

کامل وہی ہے رندی کے فن میں
مستی ہے جس کی بے منتِ تاک

رکھتا ہے اب تک میخانۂ شرق
وہ مے کہ جس سے روشن ہو ادراک

اہلِ نظر ہیں یورپ سے نومید
ان اُمتوں کے باطن نہیں پاک

وُجود

اے کہ ہے زیرِ فلک مثلِ شرر تیری نمود
کون سمجھائے تجھے کیا ہیں مقاماتِ وجود!
گر ہنر میں نہیں تعمیرِ خودی کا جوہر
وائے صورت گری و شاعری و نائے و سرود!
مکتب و مے کدہ جز درسِ نبودن ندہند
بودن آموز کہ ہم باشی و ہم خواہی بود

urdunovelist.blogspot.com

سرود

آیا کہاں سے نالۂ نے میں سرُودِ مے
اصل اس کی نے نواز کا دل ہے کہ چوبِ نے

دل کیا ہے، اس کی مستی و قوت کہاں سے ہے
کیوں اس کی اک نگاہ اُلٹتی ہے تختِ کے
کیوں اس کی زندگی سے ہے اقوام میں حیات
کیوں اس کے واردات بدلتے ہیں پے بہ پے
کیا بات ہے کہ صاحبِ دل کی نگاہ میں
جچتی نہیں ہے سلطنتِ روم و شام و رے
جس روز دل کی رمز مغنی سمجھ گیا
سمجھو تمام مرحلہ ہائے ہنر ہیں طے

urdunovelist.blogspot.com

نسیم و شبنم

نسیم

انجم کی فضا تک نہ ہوئی میری رسائی
کرتی رہی میں پیرہنِ لالہ و گل چاک

مجبور ہوئی جاتی ہوں میں ترکِ وطن پر
بے ذوق ہیں بلبل کی نوا ہائے طرب ناک
دونوں سے کیا ہے تجھے تقدیر نے محرم
خاکِ چمن اچھی کہ سرا پردۂ افلاک!

شبنم

کھینچیں نہ اگر تجھ کو چمن کے خس و خاشاک
گلشن بھی ہے اک سِرِّ سرا پردۂ افلاک

urdunovelist.blogspot.com

اہرامِ مصر

اس دشتِ جگر تاب کی خاموش فضا میں
فطرت نے فقط ریت کے ٹیلے کیے تعمیر
اہرام کی عظمت سے نگوں سار ہیں افلاک
کس ہاتھ نے کھینچی ابدیّت کی یہ تصویر!

فطرت کی غلامی سے کر آزاد ہنر کو

صیّاد ہیں مردانِ ہُنر مند کہ نخچیر!

مخلوقاتِ ہُنر

ہے یہ فردوسِ نظر اہلِ ہنر کی تعمیر

فاش ہے چشمِ تماشا پہ نہاں خانۂ ذات

نہ خودی ہے، نہ جہانِ سحر و شام کے دور

زندگانی کی حریفانہ کشاکش سے نجات

urdunovelist.blogspot.com

آہ، وہ کافرِ بیچارہ کہ ہیں اس کے صنم

عصرِ رفتہ کے وہی ٹُوٹے ہوئے لات و منات!

تو ہے میّت، یہ ہُنر تیرے جنازے کا امام

نظر آئی جسے مرقد کے شبستاں میں حیات!

اقبال

فردوس میں رومی سے یہ کہتا تھا سنائی
مشرق میں ابھی تک ہے وہی کاسہ، وہی آش
حلاج کی لیکن یہ روایت ہے کہ آخر
اک مرد قلندر نے کیا رازِ خودی فاش!

فنونِ لطیفہ

urdunovelist.blogspot.com

اے اہلِ نظر ذوقِ نظر خوب ہے لیکن
جو شے کی حقیقت کو نہ دیکھے ، وہ نظر کیا
مقصودِ ہنر سوزِ حیاتِ ابدی ہے
یہ ایک نفس یا دو نفس مثلِ شرر کیا
جس سے دلِ دریا متلاطم نہیں ہوتا
اے قطرۂ نیساں وہ صدف کیا ، وہ گہر کیا

شاعر کی نوا ہو کہ مغنی کا نفس ہو
جس سے چمن افسردہ ہو وہ بادِ سحر کیا
بے معجزہ دنیا میں اُبھرتی نہیں قومیں
جو ضربِ کلیمی نہیں رکھتا وہ ہنر کیا!

صبح چمن

پھول

urdunovelist.blogspot.com

شاید تو سمجھتی تھی وطن دور ہے میرا
اے قاصدِ افلاک! نہیں ، دور نہیں ہے

شبنم

ہوتا ہے مگر محنت پرواز سے روشن
یہ نکتہ کہ گردُوں سے زمیں دور نہیں ہے

صبح

مانندِ سحر صحنِ گلستاں میں قدم رکھ
آئے تہِ پا گوہرِ شبنم تو نہ ٹوٹے
ہو کوہ و بیاباں سے ہم آغوش ، و لیکن
ہاتھوں سے ترے دامنِ افلاک نہ چھوٹے!

خاقانی

urdunovelist.blogspot.com

وہ صاحبِ 'تحفتہ العراقین' ارباب نظر کا قرۃ العین
ہے پردہ شگاف اس کا ادراک پردے ہیں تمام چاک در چاک
خاموش ہے عالمِ معانی کہتا نہیں حرفِ 'لن ترانی'!
پوچھ اس سے یہ خاک داں ہے کیا چیز ہنگامۂ این و آں ہے کیا چیز
وہ محرمِ عالمِ مکافات اک بات میں کہہ گیا ہے سو بات
''خود بوے چنیں جہاں تواں برد کابلیس بماند و بوالبشر مرد!''

رومی

غلط نِگر ہے تری چشمِ نیم باز اب تک
ترا وجود ترے واسطے ہے راز اب تک
ترا نیاز نہیں آشنائے ناز اب تک
کہ ہے قیام سے خالی تری نماز اب تک
گُسستہ تار ہے تیری خودی کا ساز اب تک
کہ تُو ہے نغمۂ رومی سے بے نیاز اب تک!

urdunovelist.blogspot.com

جدّت

دیکھے تُو زمانے کو اگر اپنی نظر سے
افلاک منوّر ہوں ترے نورِ سحر سے
خورشید کرے کسبِ ضیا تیرے شرر سے
ظاہر تری تقدیر ہو سیمائے قمر سے

دریا متلاطم ہوں تری موجِ گہر سے
شرمندہ ہو فطرت ترے اعجازِ ہنر سے
اغیار کے افکار و تخیل کی گدائی!
کیا تجھ کو نہیں اپنی خودی تک بھی رسائی؟

مرزا بیدلؔ

ہے حقیقت یا مری چشمِ غلط بیں کا فساد
urdunovelist.blogspot.com
یہ زمیں، یہ دشت ، یہ کہسار ، یہ چرخِ کبود
کوئی کہتا ہے نہیں ہے ، کوئی کہتا ہے کہ ہے
کیا خبر ، ہے یا نہیں ہے تیری دنیا کا وجود!
میرزا بیدلؔ نے کس خوبی سے کھولی یہ گرہ
اہلِ حکمت پر بہت مشکل رہی جس کی کشود!
"دل اگر میداشت وسعت بے نشاں بود ایں چمن
رنگِ مے بیروں نشست از بسکہ مینا تنگ بود"

جلال و جمال

مرے لیے ہے فقط زورِ حیدری کافی
ترے نصیب فلاطوں کی تیزیِ ادراک
مری نظر میں یہی ہے جمال و زیبائی
کہ سر بسجدہ ہیں قوت کے سامنے افلاک
نہ ہو جلال تو حسن و جمال بے تاثیر
نرا نفس ہے اگر نغمہ ہو نہ آتش ناک
مجھے سزا کے لیے بھی نہیں قبول وہ آگ
کہ جس کا شعلہ نہ ہو تند و سرکش و بے باک!

urdunovelist.blogspot.com

مصوّر

کس درجہ یہاں عام ہوئی مرگِ تخیل
ہندی بھی فرنگی کا مقلد ، عجمی بھی !

مجھ کو تو یہی غم ہے کہ اس دور کے بہزاد
کھو بیٹھے ہیں مشرق کا سرورِ ازلی بھی
معلوم ہیں اے مردِ ہنر تیرے کمالات
صنعت تجھے آتی ہے پرانی بھی، نئی بھی
فطرت کو دکھایا بھی ہے، دیکھا بھی ہے تو نے
آئینۂ فطرت میں دکھا اپنی خودی بھی!

urdunovelist.blogspot.com

سرودِ حلال

کھل تو جاتا ہے مغنّی کے بم و زیر سے دل
نہ رہا زندہ و پائندہ تو کیا دل کی کشود!
ہے ابھی سینۂ افلاک میں پنہاں وہ نوا
جس کی گرمی سے پگھل جائے ستاروں کا وجود
جس کی تاثیر سے آدم ہو غم و خوف سے پاک
اور پیدا ہو ایازی سے مقامِ محمود

مہ و انجم کا یہ حیرت کدہ باقی نہ رہے
تو رہے اور ترا زمزمۂ لا موجود
جس کو مشروع سمجھتے ہیں فقیہانِ خودی
منتظر ہے کسی مطرب کا ابھی تک وہ سرود!

سرودِ حرام

urdunovelist.blogspot.com

نہ میرے ذکر میں ہے صوفیوں کا سوز و سُرور
نہ میرا فکر ہے پیمانۂ ثواب و عذاب
خدا کرے کہ اسے اتفاق ہو مجھ سے
فقیہِ شہر کہ ہے محرمِ حدیث و کتاب
اگر نوا میں ہے پوشیدہ موت کا پیغام
حرام میری نگاہوں میں نائے و چنگ و رباب!

فوّارہ

یہ آبجو کی روانی ، یہ ہمکناری خاک
مری نگاہ میں ناخوب ہے یہ نظارہ
اِدھر نہ دیکھ ، اُدھر دیکھ اے جوانِ عزیز
بلند زورِ دروں سے ہوا ہے فوّارہ

شاعر

urdunovelist.blogspot.com

مشرق کے نیستاں میں ہے محتاجِ نفس نے
شاعر ! ترے سینے میں نفس ہے کہ نہیں ہے
تاثیرِ غلامی سے خودی جس کی ہوئی نرم
اچھی نہیں اس قوم کے حق میں عجمی لے
شیشے کی صراحی ہو کہ مٹی کا سبو ہو
شمشیر کی مانند ہو تیزی میں تری مے

ایسی کوئی دنیا نہیں افلاک کے نیچے
بے معرکہ ہاتھ آئے جہاں تختِ جم و کے

ہر لحظہ نیا طور ، نئی برقِ تجلی
اللہ کرے مرحلۂ شوق نہ ہو طے!

شعرِ عجم

ہے شعرِ عجم گرچہ طرب ناک و دل آویز
urdunovelist.blogspot.com
اس شعر سے ہوتی نہیں شمشیرِ خودی تیز

افسردہ اگر اس کی نوا سے ہو گلستاں
بہتر ہے کہ خاموش رہے مرغِ سحر خیز

وہ ضرب اگر کوہ شکن بھی ہو تو کیا ہے
جس سے متزلزل نہ ہوئی دولتِ پرویز

اقبالؔ یہ ہے خارہ تراشی کا زمانہ
'از ہر چہ بآئینہ نماید بہ پرہیز'

ہنرورانِ ہند

عشق و مستی کا جنازہ ہے تخیل ان کا
ان کے اندیشۂ تاریک میں قوموں کے مزار
موت کی نقش گری ان کے صنم خانوں میں
زندگی سے ہنر ان برہمنوں کا بیزار

urdunovelist.blogspot.com

چشمِ آدم سے چھپاتے ہیں مقاماتِ بلند
کرتے ہیں روح کو خوابیدہ ، بدن کو بیدار
ہند کے شاعر و صورت گر و افسانہ نویس
آہ ! بیچاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار!

مردِ بزرگ

اس کی نفرت بھی عمیق ، اس کی محبت بھی عمیق
قہر بھی اس کا ہے اللہ کے بندوں پہ شفیق
پرورش پاتا ہے تقلید کی تاریکی میں
ہے مگر اس کی طبیعت کا تقاضا تخلیق
urdunovelist.blogspot.com
انجمن میں بھی میسر رہی خلوت اس کو
شمعِ محفل کی طرح سب سے جدا ، سب کا رفیق
مثلِ خورشیدِ سحر فکر کی تابانی میں
بات میں سادہ و آزادہ، معانی میں دقیق
اس کا اندازِ نظر اپنے زمانے سے جدا
اس کے احوال سے محرم نہیں پیرانِ طریق

عالمِ نو

زندہ دل سے نہیں پوشیدہ ضمیرِ تقدیر
خواب میں دیکھتا ہے عالمِ نو کی تصویر
اور جب بانگِ اذاں کرتی ہے بیدار اُسے
کرتا ہے خواب میں دیکھی ہوئی دنیا تعمیر
بدن اس تازہ جہاں کا ہے اُسی کی کفِ خاک
روح اس تازہ جہاں کی ہے اُسی کی تکبیر

urdunovelist.blogspot.com

ایجادِ معانی

ہر چند کہ ایجادِ معانی ہے خدا داد
کوشش سے کہاں مردِ ہنر مند ہے آزاد!
خونِ رگِ معمار کی گرمی سے ہے تعمیر
میخانۂ حافظ ہو کہ بتخانۂ بہزاد

بے محنت پیہم کوئی جوہر نہیں کھلتا
روشن شررِ تیشہ سے ہے خانۂ فرہاد!

موسیقی

وہ نغمہ سردیِ خونِ غزل سرا کی دلیل
کہ جس کو سن کے ترا چہرہ تاب ناک نہیں
نوا کو کرتا ہے موجِ نفس سے زہر آلود
وہ نے نواز کہ جس کا ضمیر پاک نہیں
پھرا میں مشرق و مغرب کے لالہ زاروں میں
کسی چمن میں گریبانِ لالہ چاک نہیں

ذوقِ نظر

خودی بلند تھی اس خوں گرفتہ چینی کی
کہا غریب نے جلاد سے دمِ تعزیر

urdunovelist.blogspot.com

ٹھہر ٹھہر کہ بہت دل کشا ہے یہ منظر
ذرا میں دیکھ تو لوں تابناکیِ شمشیر!

شعر

میں شعر کے اسرار سے محرم نہیں لیکن
یہ نکتہ ہے، تاریخِ امم جس کی ہے تفصیل
وہ شعر کہ پیغامِ حیاتِ ابدی ہے
یا نغمۂ جبریل ہے یا بانگِ سرافیل!

urdunovelist.blogspot.com

رقص و موسیقی

شعر سے روشن ہے جانِ جبرئیل و اہرمن
رقص و موسیقی سے ہے سوز و سرورِ انجمن
فاش یوں کرتا ہے اک چینی حکیم اسرارِ فن
شعر گویا روحِ موسیقی ہے، رقص اس کا بدن!

ضبط

طریقِ اہلِ دنیا ہے گلہ شکوہ زمانے کا
نہیں ہے زخم کھا کر آہ کرنا شانِ درویشی
یہ نکتہ پیرِ دانا نے مجھے خلوت میں سمجھایا
کہ ہے ضبطِ فغاں شیری ، فغاں روباہی و میشی!

urdunovelist.blogspot.com

رقص

چھوڑ یورپ کے لیے رقصِ بدن کے خم و پیچ
روح کے رقص میں ہے ضربِ کلیم اللّٰہی!
صلہ اس رقص کا ہے تشنگیِ کام و دہن
صلہ اِس رقص کا درویشی و شاہنشاہی!

سیاسیاتِ

urdunovelist.blogspot.com

مشرق و مغرب

اشتراکیت

قوموں کی روش سے مجھے ہوتا ہے یہ معلوم
بے سود نہیں روس کی یہ گرمیِ رفتار
اندیشہ ہوا شوخیِ افکار پہ مجبور
فرسودہ طریقوں سے زمانہ ہوا بیزار

urdunovelist.blogspot.com

انساں کی ہوس نے جنھیں رکھا تھا چُھپا کر
کھلتے نظر آتے ہیں بتدریج وہ اسرار
قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدّتِ کردار
جو حرفِ "قُلِ العَفو" میں پوشیدہ ہے اب تک
اس دور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار!

کارل مارکس کی آواز

یہ علم و حکمت کی مہرہ بازی ، یہ بحث و تکرار کی نمائش
نہیں ہے دنیا کو اب گوارا پرانے افکار کی نمائش
تری کتابوں میں اے حکیم معاش رکھا ہی کیا ہے آخر
خطوطِ خم دار کی نمائش ، مریز و کج دار کی نمائش
جہانِ مغرب کے بت کدوں میں ، کلیساؤں میں ، مدرسوں میں
ہوس کی خوں ریزیاں چھپاتی ہے عقلِ عیار کی نمائش

urdunovelist.blogspot.com

انقلاب

نہ ایشیا میں نہ یورپ میں سوز و سازِ حیات
خودی کی موت ہے یہ ، اور وہ ضمیر کی موت
دلوں میں ولولۂ انقلاب ہے پیدا
قریب آگئی شاید جہانِ پیر کی موت!

خوشامد

میں کارِ جہاں سے نہیں آگاہ ، ولیکن
اربابِ نظر سے نہیں پوشیدہ کوئی راز
کر تو بھی حکومت کے وزیروں کی خوشامد
دستور نیا ، اور نئے دور کا آغاز
معلوم نہیں ، ہے یہ خوشامد کہ حقیقت
کہہ دے کوئی الو کو اگر رات کا شہباز!

urdunovelist.blogspot.com

مناصب

ہوا ہے بندۂ مومن فسونیِ افرنگ
اسی سبب سے قلندر کی آنکھ ہے نم ناک
ترے بلند مناصب کی خیر ہو یارب
کہ ان کے واسطے تو نے کیا خودی کو ہلاک

مگر یہ بات چھپائے سے چھپ نہیں سکتی
سمجھ گئی ہے اسے ہر طبیعتِ چالاک
شریکِ حکم غلاموں کو کر نہیں سکتے
خریدتے ہیں فقط ان کا جوہرِ ادراک!

یورپ اور یہود

یہ عیشِ فراواں ، یہ حکومت ، یہ تجارت
دل سینۂ بے نور میں محرومِ تسلّی

urdunovelist.blogspot.com

تاریک ہے افرنگ مشینوں کے دھویں سے
یہ وادیِ ایمن نہیں شایانِ تجلّی
ہے نزع کی حالت میں یہ تہذیبِ جواں مرگ
شاید ہوں کلیسا کے یہودی متولّی!

نفسیاتِ غلامی

شاعر بھی ہیں پیدا ، علما بھی ، حکما بھی
خالی نہیں قوموں کی غلامی کا زمانہ
مقصد ہے ان اللہ کے بندوں کا مگر ایک
ہر ایک ہے گو شرحِ معانی میں یگانہ

urdunovelist.blogspot.com

بہتر ہے کہ شیروں کو سکھا دیں رمِ آہو
باقی نہ رہے شیر کی شیری کا فسانہ،
کرتے ہیں غلاموں کو غلامی پہ رضامند
تاویلِ مسائل کو بناتے ہیں بہانہ

بلشویک روس

روش قضائے الٰہی کی ہے عجیب و غریب
خبر نہیں کہ ضمیر جہاں میں ہے کیا بات
ہوئے ہیں کسر چلیپا کے واسطے مامور
وہی کہ حفظِ چلیپا کو جانتے تھے نجات
یہ وحی دہریتِ روس پر ہوئی نازل
کہ توڑ ڈال کلیسائیوں کے لات و منات!

urdunovelist.blogspot.com

آج اور کل

وہ کل کے غم و عیش پہ کچھ حق نہیں رکھتا
جو آج خود افروز و جگر سوز نہیں ہے
وہ قوم نہیں لائقِ ہنگامۂ فردا
جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے!

مشرق

مری نوا سے گریبانِ لالہ چاک ہوا
نسیمِ صبح ، چمن کی تلاش میں ہے ابھی
نہ مصطفیٰ نہ رضا شاہ میں نمود اس کی
کہ روحِ شرق بدن کی تلاش میں ہے ابھی
مری خودی بھی سزا کی ہے مستحق لیکن
زمانہ دارو رسن کی تلاش میں ہے ابھی

urdunovelist.blogspot.com

سیاستِ افرنگ

تری حریف ہے یارب سیاستِ افرنگ
مگر ہیں اس کے پجاری فقط امیر و رئیس
بنایا ایک ہی ابلیس آگ سے تو نے
بنائے خاک سے اس نے دو صد ہزار ابلیس!

خواجگی

دورِ حاضر ہے حقیقت میں وہی عہدِ قدیم
اہلِ سجادہ ہیں یا اہلِ سیاست ہیں امام
اس میں پیری کی کرامت ہے نہ میری کا ہے زور
سینکڑوں صدیوں سے خوگر ہیں غلامی کے عوام
خواجگی میں کوئی مشکل نہیں رہتی باقی
پختہ ہو جاتے ہیں جب خوئے غلامی میں غلام!

urdunovelist.blogspot.com

غلاموں کے لیے

حکمت مشرق و مغرب نے سکھایا ہے مجھے
ایک نکتہ کہ غلاموں کے لیے ہے اکسیر
دین ہو ، فلسفہ ہو ، فقر ہو ، سلطانی ہو
ہوتے ہیں پختہ عقائد کی بنا پر تعمیر

حرف اس قوم کا بے سوز ، عمل زار و زبوں
ہو گیا پختہ عقائد سے تہی جس کا ضمیر!

اہلِ مصر سے

خود ابوالہول نے یہ نکتہ سکھایا مجھ کو
وہ ابوالہول کہ ہے صاحبِ اسرارِ قدیم
urdunovelist.blogspot.com
دفعتہً جس سے بدل جاتی ہے تقدیرِ اُمم
ہے وہ قوت کہ حریف اس کی نہیں عقلِ حکیم
ہر زمانے میں دگر گوں ہے طبیعت اس کی
کبھی شمشیرِ محمدؐ ہے ، کبھی چوبِ کلیمؑ!

ابی سینیا

(۱۸اگست ۱۹۳۵ء)

یورپ کے کرگسوں کو نہیں ہے ابھی خبر
ہے کتنی زہر ناک ابی سینیا کی لاش
ہونے کو ہے یہ مردۂ دیرینہ قاش قاش!

urdunovelist.blogspot.com

تہذیب کا کمال شرافت کا ہے زوال
غارت گری جہاں میں ہے اقوام کی معاش
ہر گرگ کو ہے برۂ معصوم کی تلاش!
اے وائے آبروئے کلیسا کا آئنہ
روما نے کر دیا سر بازار پاش پاش
پیر کلیسیا! یہ حقیقت ہے دلخراش!

ابلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام☆

لا کر برہمنوں کو سیاست کے پیچ میں
زناریوں کو دیرِ کہن سے نکال دو
وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو

urdunovelist.blogspot.com

فکرِ عرب کو دے کے فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو
افغانیوں کی غیرتِ دیں کا ہے یہ علاج
مُلّا کو ان کے کوہ و دمن سے نکال دو
اہلِ حرم سے ان کی روایات چھین لو
آہو کو مرغزارِ ختن سے نکال دو

اقبالؔ کے نفس سے ہے لالے کی آگ تیز
ایسے غزل سرا کو چمن سے نکال دو!

☆: بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے

جمعیتِ اقوامِ مشرق☆

پانی بھی مسخّر ہے، ہوا بھی ہے مسخّر
کیا ہو جو نگاہِ فلکِ پیر بدل جائے
urdunovelist.blogspot.com
دیکھا ہے ملوکیّتِ افرنگ نے جو خواب
ممکن ہے کہ اس خواب کی تعبیر بدل جائے
طہران ہو گر عالمِ مشرق کا جینوا
شاید کُرۂ ارض کی تقدیر بدل جائے!

☆: بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے

سلطانیِ جاوید

غوّاص تو فطرت نے بنایا ہے مجھے بھی
لیکن مجھے اعماق سیاست سے ہے پرہیز
فطرت کو گوارا نہیں سلطانیِ جاوید
ہر چند کہ یہ شعبدہ بازی ہے دل آویز
فرہاد کی خارا شکنی زندہ ہے اب تک
باقی نہیں دنیا میں ملوکیتِ پرویز!

urdunovelist.blogspot.com

جمہوریت

اس راز کو اک مردِ☆ فرنگی نے کیا فاش
ہر چند کہ دانا اسے کھولا نہیں کرتے

☆: استاں دال

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں ، تولا نہیں کرتے!

یورپ اور سوریا

فرنگیوں کو عطا خاکِ سوریا نے کیا
نبیِ عفّت و غم خواری و کم آزاری
صلہ فرنگ سے آیا ہے سوریا کے لیے
مے و قمار و ہجومِ زنانِ بازاری!

urdunovelist.blogspot.com

مسولینی☆

(اپنے مشرقی اور مغربی حریفوں سے)

کیا زمانے سے نرالا ہے مسولینی کا جُرم!
بے محل بگڑا ہے معصومانِ یورپ کا مزاج

☆: ۲۲ اگست ۱۹۳۵ء کو بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے

میں چھلکتا ہوں تو چھلنی کو برا لگتا ہے کیوں
ہیں سبھی تہذیب کے اوزار ! تو چھلنی ، میں چھاج
میرے سودائے ملوکیت کو ٹھکراتے ہو تم
تم نے کیا توڑے نہیں کمزور قوموں کے زجاج؟
یہ عجائب شعبدے کس کی ملوکیت کے ہیں
راجدھانی ہے ، مگر باقی نہ راجا ہے نہ راج
آل سیزر چوب نے کی آبیاری میں رہے
urdunovelist.blogspot.com
اور تم دنیا کے بنجر بھی نہ چھوڑو بے خراج!
تم نے لوٹے بے نوا صحرا نشینوں کے خیام
تم نے لوٹی کشت دہقاں ، تم نے لوٹے تخت و تاج
پردۂ تہذیب میں غارت گری ، آدم کشی
کل روا رکھی تھی تم نے ، میں روا رکھتا ہوں آج!

گلہ

معلوم کسے ہند کی تقدیر کہ اب تک
بیچارہ کسی تاج کا تابندہ نگیں ہے
دہقاں ہے کسی قبر کا اُگلا ہوا مُردہ
بوسیدہ کفن جس کا ابھی زیر زمیں ہے
جاں بھی گِروِ غیر ، بدن بھی گِروِ غیر
افسوس کہ باقی نہ مکاں ہے نہ مکیں ہے

urdunovelist.blogspot.com

یورپ کی غلامی پہ رضا مند ہوا تو
مجھ کو تو گلہ تجھ سے ہے ، یورپ سے نہیں ہے!

انتذاب

کہاں فرشتۂ تہذیب کی ضرورت ہے
نہیں زمانۂ حاضر کو اس میں دشواری

جہاں قمار نہیں، زن تنک لباس نہیں
جہاں حرام بتاتے ہیں شغلِ مے خواری
بدن میں گرچہ ہے اک روحِ ناشکیب و عمیق
طریقۂ اَب و جد سے نہیں ہے بیزاری
جسور و زیرک و پُردم ہے بچۂ بدوی
نہیں ہے فیضِ مکاتب کا چشمۂ جاری
نظروران فرنگی کا ہے یہی فتوی
urdunovelist.blogspot.com
وہ سرزمیں مدنیت سے ہے ابھی عاری!

لادین سیاست

جو بات حق ہو، وہ مجھ سے چھپی نہیں رہتی
خدا نے مجھ کو دیا ہے دلِ خبیر و بصیر
مری نگاہ میں ہے یہ سیاست لا دیں
کنیزِ اہرمن و دوں نہاد و مردہ ضمیر

ہوئی ہے ترکِ کلیسا سے حاکمی آزاد
فرنگیوں کی سیاست ہے دیوِ بے زنجیر
متاعِ غیر پہ ہوتی ہے جب نظر اس کی
تو ہیں ہراولِ لشکر کلیسیا کے سفیر!

دامِ تہذیب

اقبالؔ کو شک اس کی شرافت میں نہیں ہے
urdunovelist.blogspot.com
ہر ملتِ مظلوم کا یورپ ہے خریدار
یہ پیرِ کلیسا کی کرامت ہے کہ اس نے
بجلی کے چراغوں سے منور کیے افکار
جلتا ہے مگر شام و فلسطیں پہ مرا دل
تدبیر سے کھلتا نہیں یہ عقدۂ دشوار
ترکانِ 'جفا پیشہ' کے پنجے سے نکل کر
بیچارے ہیں تہذیب کے پھندے میں گرفتار!

نصیحت

اک لُردِ فرنگی نے کہا اپنے پسر سے
منظر وہ طلب کر کہ تری آنکھ نہ ہو سیر
بیچارے کے حق میں ہے یہی سب سے بڑا ظلم
بڑے پہ اگر فاش کریں قاعدۂ شیر
سینے میں رہے رازِ ملوکانہ تو بہتر
کرتے نہیں محکوم کو تیغوں سے کبھی زیر
تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو
ہو جائے ملائم تو جدھر چاہے ، اسے پھیر
تاثیر میں اکسیر سے بڑھ کر ہے یہ تیزاب
سونے کا ہمالہ ہو تو مٹی کا ہے اک ڈھیر!

urdunovelist.blogspot.com

ایک بحری قزّاق اور سکندر

سکندر

صلہ تیرا تری زنجیر یا شمشیر ہے میری
کہ تیری رہزنی سے تنگ ہے دریا کی پہنائی!

urdunovelist.blogspot.com

قزاق

سکندر ! حیف ، تو اس کو جواں مردی سمجھتا ہے
گوارا اس طرح کرتے ہیں ہم چشموں کی رُسوائی؟
ترا پیشہ ہے سفّاکی ، مرا پیشہ ہے سفّاکی
کہ ہم قزّاق ہیں دونوں ، تو میدانی ، میں دریائی!

جمعیّتِ اقوام

بیچاری کئی روز سے دم توڑ رہی ہے
ڈر ہے خبرِ بد نہ مرے منہ سے نکل جائے
تقدیر تو مُبرم نظر آتی ہے ولیکن
پیرانِ کلیسا کی دعا یہ ہے کہ ٹل جائے
ممکن ہے کہ یہ داشتۂ پیرکِ افرنگ
ابلیس کے تعویذ سے کچھ روز سنبھل جائے!

urdunovelist.blogspot.com

شام و فلسطین

رندانِ فرانسیس کا میخانہ سلامت
پُر ہے مئے گلرنگ سے ہر شیشہ حلب کا
ہے خاکِ فلسطیں پہ یہودی کا اگر حق
ہسپانیہ پہ حق نہیں کیوں اہلِ عرب کا

مقصد ہے ملوکیتِ انگلیس کا کچھ اور
قصہ نہیں نارنج کا یا شہد و رُطب کا

سیاسی پیشوا

امید کیا ہے سیاست کے پیشواؤں سے
یہ خاک باز ہیں ، رکھتے ہیں خاک سے پیوند
ہمیشہ مور و مگس پر نگاہ ہے ان کی
جہاں میں صفتِ عنکبوت ان کی کمند
urdunovelist.blogspot.com
خوشا وہ قافلہ ، جس کے امیر کی ہے متاع
تخیلِ ملکوتی و جذبہ ہائے بلند!

نفسیاتِ غلامی

سخت باریک ہیں امراضِ اُمم کے اسباب
کھول کر کہیے تو کرتا ہے بیاں کوتاہی

دینِ شیری میں غلاموں کے امام اور شیوخ
دیکھتے ہیں فقط اک فلسفۂ روباہی
ہو اگر قوتِ فرعون کی در پردہ مرید
قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیم اللّٰہی!

غلاموں کی نماز

(ترکی وفدِ ہلالِ احمر لاہور میں)

urdunovelist.blogspot.com

کہا مجاہدِ ترکی نے مجھ سے بعدِ نماز
طویل سجدہ ہیں کیوں اس قدر تمھارے امام
وہ سادہ مردِ مجاہد، وہ مومنِ آزاد
خبر نہ تھی اُسے کیا چیز ہے نمازِ غلام
ہزار کام ہیں مردانِ حُر کو دنیا میں
انھی کے ذوقِ عمل سے ہیں اُمتوں کے نظام

بدن غلام کا سوزِ عمل سے ہے محروم
کہ ہے مرورِ غلاموں کے روز و شب پہ حرام
طویل سجدہ اگر ہیں تو کیا تعجب ہے
ورائے سجدہ غریبوں کو اور کیا ہے کام
خدا نصیب کرے ہند کے اماموں کو
وہ سجدہ جس میں ہے ملّت کی زندگی کا پیام!

urdunovelist.blogspot.com

فلسطینی عرب سے

زمانہ اب بھی نہیں جس کے سوز سے فارغ
میں جانتا ہوں وہ آتش ترے وجود میں ہے
تری دوا نہ جنیوا میں ہے ، نہ لندن میں
فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے
سنا ہے میں نے ، غلامی سے اُمتوں کی نجات
خودی کی پرورش و لذّتِ نمود میں ہے!

مشرق و مغرب

یہاں مرض کا سبب ہے غلامی و تقلید
وہاں مرض کا سبب ہے نظامِ جُمہوری
نہ مشرق اس سے بَری ہے، نہ مغرب اس سے بَری
جہاں میں عام ہے قلب و نظر کی رنجوری

نفسیاتِ حاکمی

urdunovelist.blogspot.com

(اِصلاحات)

یہ مِہر ہے بے مہریِ صیّاد کا پردہ
آئی نہ مرے کام مری تازہ صفیری
رکھنے لگا مُرجھائے ہوئے پھول قفس میں
شاید کہ اسیروں کو گوارا ہو اسیری!

محراب گُل افغان

کے

urdunovelist.blogspot.com

افکار

محراب گل افغان کے افکار

(۱)

urdunovelist.blogspot.com

میرے کہستاں! تجھے چھوڑ کے جاؤں کہاں
تیری چٹانوں میں ہے میرے اَب و جدّ کی خاک
روزِ ازل سے ہے تو منزلِ شاہین و چرغ
لالہ و گُل سے تہی ، نغمۂ بُلبل سے پاک
تیرے خم و پیچ میں میری بہشتِ بریں
خاک تری عنبریں ، آب ترا تاب ناک

باز نہ ہوگا کبھی بندۂ کبک و حمام
حفظِ بدن کے لیے روح کو کر دوں ہلاک!
اے مرے فقرِ غیور ! فیصلہ تیرا ہے کیا
خلعتِ انگریز یا پیرہنِ چاک چاک!

(۲)

حقیقتِ ازلی ہے رقابتِ اقوام
نگاہِ پیرِ فلک میں نہ میں عزیز ، نہ تو
خودی میں ڈوب ، زمانے سے نا امید نہ ہو
کہ اس کا زخم ہے درپردہ اہتمامِ رفو
رہے گا تو ہی جہاں میں یگانہ و یکتا
اُتر گیا جو ترے دل میں لَا شَرِیکَ لَہٗ

urdunovelist.blogspot.com

(۳)

تری دعا سے قضا تو بدل نہیں سکتی
مگر ہے اس سے یہ ممکن کہ تُو بدل جائے
تری خودی میں اگر انقلاب ہو پیدا
عجب نہیں ہے کہ یہ چار سُو بدل جائے
وہی شراب ، وہی ہاے و ہو رہے باقی
urdunovelist.blogspot.com
طریقِ ساقی و رسمِ کدو بدل جائے
تری دعا ہے کہ ہو تیری آرزو پوری
مری دعا ہے تری آرزو بدل جائے!

(۴)

کیا چرخِ کج رو ، کیا مہر ، کیا ماہ
سب راہرو ہیں واماندۂ راہ

کڑکا سکندر بجلی کی مانند
تجھ کو خبر ہے اے مرگِ ناگاہ
نادر نے لُوٹی دلّی کی دولت
اک ضربِ شمشیر ، افسانہ کوتاہ
افغان باقی ، کہسار باقی
اَلحُکمُ لِلّٰہ ! اَلمُلکُ لِلّٰہ !
حاجت سے مجبور مردانِ آزاد
urdunovelist.blogspot.com
کرتی ہے حاجت شیروں کو رُوباہ
محرم خودی سے جس دم ہوا فقر
تو بھی شہنشاہ ، میں بھی شہنشاہ!
قوموں کی تقدیر وہ مردِ درویش
جس نے نہ ڈھونڈی سلطاں کی درگاہ

(۵)

یہ مدرسہ یہ کھیل یہ غوغائے روارو
اس عیش فراواں میں ہے ہر لحظہ غم نو

وہ علم نہیں ، زہر ہے احرار کے حق میں
جس علم کا حاصل ہے جہاں میں دو کف جو

urdunovelist.blogspot.com

ناداں ! ادب و فلسفہ کچھ چیز نہیں ہے
اسبابِ ہنر کے لیے لازم ہے تگ و دو

فطرت کے نوامیس پہ غالب ہے ہنر مند
شام اس کی ہے مانند سحر صاحب پرتو

وہ صاحب فن چاہے تو فن کی برکت سے
ٹپکے بدنِ مہر سے شبنم کی طرح ضو!

(۶)

جو عالِم ایجاد میں ہے صاحبِ ایجاد
ہر دور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ
تقلید سے ناکارہ نہ کر اپنی خودی کو
urdunovelist.blogspot.com
کر اس کی حفاظت کہ یہ گوہر ہے یگانہ
اُس قوم کو تجدید کا پیغام مبارک!
ہے جس کے تصور میں فقط بزمِ شبانہ
لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ آوازۂ تجدید
مشرق میں ہے تقلیدِ فرنگی کا بہانہ

(۷)

رومی بدلے ، شامی بدلے، بدلا ہندستان

تو بھی اے فرزندِ کہستاں! اپنی خودی پہچان

اپنی خودی پہچان

او غافل افغان!

موسم اچھا ، پانی وافر ، مٹی بھی زرخیز

جس نے اپنا کھیت نہ سینچا ، وہ کیسا دہقان

اپنی خودی پہچان

urdunovelist.blogspot.com

او غافل افغان!

اونچی جس کی لہر نہیں ہے ، وہ کیسا دریا ہے

جس کی ہوائیں تند نہیں ہیں ، وہ کیسا طوفان

اپنی خودی پہچان

او غافل افغان!

ڈھونڈ کے اپنی خاک میں جس نے پایا اپنا آپ

اس بندے کی دہقانی پہ سلطانی قربان

اپنی خودی پہچان

او غافل افغان!

تیری بے علمی نے رکھ لی بے علموں کی لاج

عالم فاضل بیچ رہے ہیں اپنا دین ایمان

اپنی خودی پہچان

او غافل افغان!

urdunovelist.blogspot.com

(۸)

زاغ کہتا ہے نہایت بدنما ہیں تیرے پر

شپرک کہتی ہے تجھ کو کور چشم و بے ہُنر

لیکن اے شہباز! یہ مرغانِ صحرا کے اچھوت

ہیں فضائے نیلگوں کے پیچ و خم سے بے خبر

ان کو کیا معلوم اُس طائر کے احوال و مقام

روح ہے جس کی دمِ پرواز سر تا پا نظر!

(۹)

عشق طینت میں فرومایہ نہیں مثلِ ہوس
پرِ شہباز سے ممکن نہیں پروازِ مگس
یوں بھی دستورِ گلستاں کو بدل سکتے ہیں
کہ نشیمن ہو عنادل پہ گراں مثلِ قفس
urdunovelist.blogspot.com
سفر آمادہ نہیں منتظرِ بانگِ رحیل
ہے کہاں قافلۂ موج کو پروائے جرس!
گرچہ مکتب کا جواں زندہ نظر آتا ہے
مُردہ ہے ، مانگ کے لایا ہے فرنگی سے نفس
پرورش دل کی اگر مدّ نظر ہے تجھ کو
مردِ مومن کی نگاہِ غلط انداز ہے بس!

(۱۰)

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شباب جس کا ہے بے داغ ، ضرب ہے کاری
اگر ہو جنگ تو شیرانِ غاب سے بڑھ کر
اگر ہو صلح تو رعنا غزال تاتاری
عجب نہیں ہے اگر اس کا سوز ہے ہمہ سوز
کہ نیستاں کے لیے بس ہے ایک چنگاری
urdunovelist.blogspot.com
خدا نے اس کو دیا ہے شکوہِ سلطانی
کہ اس کے فقر میں ہے حیدری و کرّاری
نگاہِ کم سے نہ دیکھ اس کی بے کلاہی کو
یہ بے کلاہ ہے سرمایۂ کلہ داری

(۱۱)

جس کے پرتو سے منوّر رہی تیری شب دوش
پھر بھی ہو سکتا ہے روشن وہ چراغِ خاموش
مردِ بے حوصلہ کرتا ہے زمانے کا گلہ
بندۂ حُر کے لیے نشترِ تقدیر ہے نوش
نہیں ہنگامۂ پیکار کے لائق وہ جواں
جو ہُوا نالۂ مرغانِ سحر سے مدہوش

urdunovelist.blogspot.com

مجھ کو ڈر ہے کہ ہے طفلانہ طبیعت تیری
اور عیّار ہیں یورپ کے شکر پارہ فروش!

(۱۲)

لا دینی و لاطینی، کس پیچ میں اُلجھا تو
دارو ہے ضعیفوں کا لَا غَالِبَ اِلَّا ھُوْ

صیادِ معانی کو یورپ سے ہے نومیدی
دلکش ہے فضا، لیکن بے نافہ تمام آہو

بے اشکِ سحر گاہی تقویمِ خودی مشکل
یہ لالۂ پیکانی خوشتر ہے کنارِ جو

صیاد ہے کافر کا، نخچیر ہے مومن کا
یہ دیرِ کہن یعنی بتخانۂ رنگ و بو

اے شیخ امیروں کو مسجد سے نکلوا دے
urdunovelist.blogspot.com
ہے ان کی نمازوں سے محراب تُرش ابرو

(۱۳)

مجھ کو تو یہ دنیا نظر آتی ہے دِگرگوں
معلوم نہیں دیکھتی ہے تیری نظر کیا

ہر سینے میں اک صبحِ قیامت ہے نمودار
افکار جوانوں کے ہوئے زیر و زبر کیا

کر سکتی ہے بے معرکہ جینے کی تلافی
اے پیرِ حرم تیری مناجاتِ سحر کیا
ممکن نہیں تخلیقِ خودی خانقہوں سے
اس شعلۂ نم خوردہ سے ٹوٹے گا شرر کیا!

(۱۴)

بے جرأت رندانہ ہر عشق ہے رُوباہی
بازو ہے قوی جس کا ، وہ عشق یدُاللّٰہی
urdunovelist.blogspot.com
جو سختی منزل کو سامانِ سفر سمجھے
اے وائے تن آسانی ! ناپید ہے وہ راہی
وحشت نہ سمجھ اس کو اے مردکِ میدانی!
کہسار کی خلوت ہے تعلیم خود آگاہی
دنیا ہے روایاتی ، عقبیٰ ہے مناجاتی
در باز دو عالم را ، این است شہنشاہی!

(۱۵)

آدم کا ضمیر اس کی حقیقت پہ ہے شاہد
مشکل نہیں اے سالکِ رہ ! عِلم فقیری
فولاد کہاں رہتا ہے شمشیر کے لائق
پیدا ہو اگر اس کی طبیعت میں حریری
خود دار نہ ہو فقر تو ہے قہرِ الٰہی
ہو صاحبِ غیرت تو ہے تمہیدِ امیری
urdunovelist.blogspot.com
افرنگ ز خود بے خبرت کرد وگرنہ
اے بندۂ مومن ! تو بشیری ، تو نذیری!

(۱۶)

قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جدائی
ہو صاحبِ مرکز تو خودی کیا ہے ، خدائی!

جو فقر ہُوا تلخیٔ دوراں کا گلہ مند
اس فقر میں باقی ہے ابھی بُوئے گدائی
اس دور میں بھی مردِ خدا کو ہے میسّر
جو معجزہ پربت کو بنا سکتا ہے رائی
در معرکہ بے سوز تو ذوقے نتواں یافت
اے بندۂ مومن تو کجائی ، تو کجائی
خورشید ! سرا پردۂ مشرق سے نکل کر
urdunovelist.blogspot.com
پہنا مرے کہسار کو ملبوسِ حنائی

(۱۷)

آگ اس کی پھونک دیتی ہے برنا و پیر کو
لاکھوں میں ایک بھی ہو اگر صاحبِ یقیں
ہوتا ہے کوہ و دشت میں پیدا کبھی کبھی
وہ مرد جس کا فقر خزف کو کرے نگیں

تو اپنی سرنوشت اب اپنے قلم سے لکھ
خالی رکھی ہے خامۂ حق نے تری جبیں

یہ نیلگوں فضا جسے کہتے ہیں آسماں
ہمت ہو پرکشا تو حقیقت میں کچھ نہیں

بالائے سر رہا تو ہے نام اس کا آسماں
زیرِ پر آگیا تو یہی آسماں ، زمیں!

urdunovelist.blogspot.com

(۱۸)

یہ نکتہ خوب کہا شیر شاہ سوری نے
کہ امتیازِ قبائل تمام تر خواری

عزیز ہے انھیں نامِ وزیری و محسود
ابھی یہ خلعتِ افغانیت سے ہیں عاری

ہزار پارہ ہے کہسار کی مسلمانی
کہ ہر قبیلہ ہے اپنے بتوں کا زُنّاری

وہی حرم ہے ، وہی اعتبارِ لات و منات
خدا نصیب کرے تجھ کو ضربتِ کاری!

(۱۹)

نگاہ وہ نہیں جو سرخ و زرد پہچانے
نگاہ وہ ہے کہ محتاجِ مہر و ماہ نہیں
فرنگ سے بہت آگے ہے منزلِ مومن
قدم اُٹھا! یہ مقامِ انتہائے راہ نہیں

urdunovelist.blogspot.com

کھلے ہیں سب کے لیے غریبوں کے میخانے
علومِ تازہ کی سرمستیاں گناہ نہیں
اسی سُرور میں پوشیدہ موت بھی ہے تری
ترے بدن میں اگر سوزِ 'لا الٰہ' نہیں
سنیں گے میری صداخانزاد گانِ کبیر؟
گلیم پوش ہوں میں صاحبِ کلاہ نہیں!

(۴۰)

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندۂ صحرائی یا مردِ کہستانی

دنیا میں محاسب ہے تہذیبِ فسوں گر کا
ہے اس کی فقیری میں سرمایۂ سُلطانی

یہ حُسن و لطافت کیوں ؟ وہ قوت و شوکت کیوں
بُلبل چمنستانی ، شہباز بیابانی!

urdunovelist.blogspot.com

اے شیخ ! بہت اچھی مکتب کی فضا ، لیکن
بنتی ہے بیاباں میں فاروقی و سلمانی

صدیوں میں کہیں پیدا ہوتا ہے حریف اس کا
تلوار ہے تیزی میں صہبائے مسلمانی!